احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 18 جون 2010ء

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 18 جون 2010ء 5 رجب 1431 ہجری 18 احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 130

اخبارات کا وسیع حلقۂ اثر

حضرت مسیح موعود نے 20 دسمبر 1902ء کو قادیان کے اخبارات الحکم اور البدر کی نسبت فرمایا۔

یہ بھی وقت پر کیا کام آتے ہیں الہامات وغیرہ جھٹ چھپ کران کے ذریعے سے شائع ہو جاتے ہیں ورنہ اگر کتابوں کی انتظار کی جاوے تو ایک ایک کتاب کو چھپتے بھی کتنی دیر لگ جاتی ہے اور اس قدر اشاعت بھی نہ ہوتی۔ (البدر 2 جنوری 1903ء صفحہ 74)

3 جون 1905ء کو فرمایا۔

یہ اخبار ہمارے دو بازو ہیں الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے اور گواہ بنتے ہیں۔

(بدر 8 جون 1905ء صفحہ 2۔ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے جماعت کو الفضل پڑھنے کی تلقین

آپ نے فرمایا مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع انصاراللہ یو۔کے سے خطاب کرتے ہوئے 4 اکتوبر 2009ء کو فرمایا:۔

میں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ۔اور اس کا حصول حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے سے ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔اس لئے یہ تو کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میرا علم اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اب مجھے علم کی ضرورت نہیں۔غور کرنے پر قرآن کے تو بے انتہا نئے مطالب سمجھ آتے ہیں۔احادیث میں بھی بعض ایسی غور طلب احادیث ہیں جو بعض اوقات اس کا علم رکھنے والوں کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آتیں اور وہ اس کے لئے پھر اپنے سے بہتر احادیث کا علم رکھنے والوں سے مدد لیتے ہیں۔پھر حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں۔ہر مرتبہ پڑھنے پر نئے معانی اور معرفت کے نکات ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔اس لئے کوئی یہ دعویٰ کرہی نہیں سکتا کہ ہم نے کتب کو پڑھ لیا ہے۔یا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لیا ہے یا تفسیریں پڑھ لی ہیں یا کچھ احادیث پڑھ لی ہیں اس لئے اب ہم اتنے قابل ہو گئے ہیں کہ اب مزید علم کی ضرورت نہیں۔علم کو تو بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔حضرت مصلح موعود جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شائد مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 546,545)

تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو بڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔جو علم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو کم دینی علم رکھتے ہیں اُن کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ پھر یہ علم جہاں ان کی اپنی معرفت بڑھانے کا باعث بنے وہاں ان کے بچوں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والا ہو۔جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جارہی ہیں تو اُن میں بھی رجحان پیدا ہوگا۔اکثر اُن گھروں میں جہاں یہ کتابیں پڑھی جاتی ہیں اُن کے بچے شروع میں ہی چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کے میدان میں کام آتا ہے۔

(الفضل 28 جنوری 2010ء)

الفضل کی سعادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ 2009ء کے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے 19 جولائی 2009ء کو فرمایا:

چند دن ہوئے میں نے الفضل میں ایک مضمون پڑھا، پرواز ی صاحب کا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں ایک خاتون بڑی مستعدی سے اپنے ٹائلٹ میں جو بھی کوئی جاتا تھا اس کے بعد فوری طور پر صفائی کرتی تھیں اور بڑا صاف رکھا ہوا تھا۔Gloves پہنے ہوئے اور دیکھنے میں بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون لگتی تھیں۔تو خیر ایک خاتون جو اندر گئی Washroom استعمال کرنے کے بعد ان کو بڑا خیال آیا پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کیونکہ یہ لگتا ہے بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون ہیں۔لیکن مستعدی سے یہ کام کر رہی ہیں عورتوں کے لئے میں خاص طور پر یہ بات کر رہا ہوں۔ بتانے والے نے ان کو بتایا کہ چوہدری شاہنواز صاحب کی بیگم ہیں اور ہر سال یہ کہہ کر یہاں ڈیوٹی لگواتی ہیں۔کہ میری ڈیوٹی جو ہے وہ صفائی میں لگائی جائے تو جلسے کے مہمانوں کی ڈیوٹی جو حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں اور اسی ناطے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں ان کی ڈیوٹی دینا بلکہ کسی بھی قسم کی ڈیوٹی ہو بڑے اعزاز کا کام ہے حالانکہ وہ بڑے خاندان کی بڑے امیر کبیر خاندان کی عورت ہیں۔لیکن یہ ثواب ضائع نہیں کرنا چاہتی تھیں۔لکھنے والے نے لکھا کہ کئی دفعہ ان کو کہا بھی گیا کہ کہیں اور ڈیوٹی دے دیں لیکن وہ زور دے کر صفائی کے اوپر ڈیوٹی لگواتی تھیں اور بڑی مستعدی سے کام کیا کرتی تھیں۔تو خواتین کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ صفائی کا شعبہ بڑا اہم ہے اس سے ہی غلط تاثر بھی قائم ہوتا ہے اور اچھی طرح اگر صفائی کی ڈیوٹی دی جائے تو بڑا اچھا تاثر قائم رہتا ہے۔

فرخ سلمانی

الفضل خلافت احمدیہ کی آواز

18 جون 1913ء	ہفت روزہ الفضل کا پہلا پرچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ادارت میں شائع ہوا۔ آپ ہی اس کے پروپرائٹر پرنٹر اور پبلشر تھے۔ پہلا پرچہ $\frac{26x20}{4}$ کے 16 صفحات پر مشتمل تھا۔ یہ 12 رجب 1331ھ کا دن تھا۔ پہلے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جون 1913ء درج کیا گیا۔ ابتدائی سرمایہ حضرت اماں جان، حضرت ام ناصر اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے عنایت فرمایا۔
26 تا 28 دسمبر 1913ء	الفضل کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا۔
14 مارچ 1914ء	خلافت ثانیہ کے قیام پر فتنہ انکار خلافت کے خلاف الفضل نے زبردست مہم چلائی اور غیر مبائعین کے اعتراضات اور وساوس کا قلع قمع کیا۔
21 مارچ 1914ء	حضرت مصلح موعود کے خلیفہ بننے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب الفضل کے ایڈیٹر بنے۔ الفضل کو 27/اگست تک یہ اعزاز حاصل رہا۔
28 مارچ 1914ء	الفضل ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا۔
7 جون 1914ء	الفضل کا سائز $\frac{22x18}{4}$ کر دیا گیا۔
اگست 1914ء	الفضل کی عملی ذمہ داری حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ادا فرماتے رہے۔
3 دسمبر 1914ء	الفضل کے پرنٹر اور پبلشر حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی مقرر ہوئے۔
10 نومبر 1915ء	الفضل کو ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔
8 تا 28 دسمبر 1915ء	الفضل ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا رہا۔
جنوری تا جون 1916ء	الفضل ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا رہا۔
4 جولائی 1916ء	الفضل کی ادارت محترم خواجہ غلام نبی صاحب نے سنبھالی جو 1946ء تک یہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔
جولائی 1924ء	الفضل اپنے ابتدائی سائز $\frac{26x20}{4}$ پر شائع ہونے لگا۔
31 جولائی 1924ء تا 8 دسمبر 1925ء	حضرت مصلح موعود کے سفر یورپ کی رپورٹنگ کے لئے الفضل ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا رہا۔
25 نومبر 1924ء	حضرت مصلح موعود کے دورہ یورپ سے واپسی پر الفضل نے خیر مقدم نمبر شائع کیا۔
11 دسمبر 1925ء	الفضل ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔
12 جون 1928ء	سیرۃ النبیؐ کے بابرکت جلسوں کے حوالہ سے الفضل نے خاتم النبیّین نمبر 7 ہزار کی تعداد میں شائع کیا جسے دوبارہ بھی شائع کیا گیا۔ اس طرح کے نمبر کئی سال شائع ہوتے رہے۔ 1929ء میں خاتم النبیّین نمبر 15 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔
15/اپریل 1930ء	فتنہ مستریاں کی سرکوبی کے لئے الفضل ہفتہ میں 4 بار شائع ہونے لگا۔
30 مئی 1930ء	ہفتہ میں 3 بار شائع ہونے لگا۔
8 مارچ 1935ء	الفضل روزنامہ ہو گیا۔ حضرت مصلح موعود نے خاص پیغام عطا فرمایا۔
26 مارچ 1935ء	الفضل کے صفحات 8 کر دیئے گئے۔
یکم جولائی 1936ء	الفضل کے صفحات عام طور پر 12 اور خطبہ نمبر کے صفحات 16 کر دیئے گئے۔
20/اکتوبر 1937ء	الفضل کے صفحات 8 کر دیئے گئے تاہم خطبہ نمبر 16 صفحات پر شائع ہوتا رہا۔
28 دسمبر 1939ء	الفضل نے خلافت ثانیہ جوبلی نمبر شائع کیا۔
1939ء	آغاز سے 1939ء تک الفضل پر 3 مقدمات بنائے گئے۔
15 ستمبر 1947ء	لاہور سے روزنامہ الفضل کا اجرا ہوا۔ اس وقت الفضل قادیان سے بھی جاری تھا۔
17 ستمبر 1947ء	الفضل کا آخری پرچہ قادیان سے شائع ہوا۔
26 دسمبر 1950ء	الفضل نے سالانہ نمبر شائع کرنا شروع کیا جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔
27 فروری 1953ء	روزنامہ الفضل کو حکومت نے ایک سال کے لئے بند کر دیا۔
15 مارچ 1954ء	الفضل ایک سال کے جبری تعطل کے بعد دوبارہ لاہور سے شروع ہوا۔
31 دسمبر 1954ء	الفضل ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع ہونے لگا۔ الفضل کا دفتر دارالرحمت غربی ربوہ میں تھا۔
12 دسمبر 1984ء	الفضل پر حکومت نے پابندی لگا دی۔
28 نومبر 1988ء	الفضل 3 سال 11 ماہ 9 دن کے بعد دوبارہ جاری ہوا۔ ایڈیٹر مکرم نسیم سیفی صاحب مقرر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاص پیغام بھجوایا۔ دفتر الفضل جدید پریس ربوہ کی عمارت میں منتقل ہوا۔
25 مارچ 1989ء	الفضل نے احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر شائع کیا۔
1988ء تا 2005ء	الفضل کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کے خلاف 100 کے قریب مقدمات درج کئے گئے۔
21 جون تا 20/اگست 1990ء	الفضل پر پھر پابندی لگا دی گئی۔
7 جنوری 1994ء	لندن سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا آغاز۔
7 فروری تا 8 مارچ 1994ء	الفضل کے ایڈیٹر نسیم سیفی صاحب، پبلشر و مینیجر آغا سیف اللہ صاحب اور پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب گرفتار رہے۔
1998ء	الفضل کے مضامین کا سال وار انڈیکس شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔
1999ء تا 2009ء	الفضل کے سالانہ نمبرز کے عناوین درج ذیل ہیں۔ سیرت صحابہ رسولؐ۔ توحید باری تعالیٰ۔ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء۔ سیدنا طاہر نمبر۔ دورہ افریقہ 2004ء۔ نظام وصیت۔ دورہ مشرق بعید 2006ء۔ قرآن نمبر۔ خلافت نمبر۔ نماز نمبر
3/اکتوبر 2002ء	الفضل انٹرنیٹ پر میسر ہو گیا۔ تازہ ترین شمارہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔
6 تا 10/اگست 2005ء	الفضل پر پابندی۔
یکم جنوری 2008ء	الفضل کے مضامین 1913ء تا 1965ء پر مشتمل انڈیکس شائع کیا گیا۔

الفضل کی اہم ترین خدمت خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو محفوظ کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ سے لے کر آج تک خلفاء سلسلہ کے خطبات، تقاریر، تحریکات، سوال و جواب، دوروں کی رپورٹس شائع کرنے کا اولین اعزاز الفضل کو ہی حاصل ہے اور الفضل کے مواد کا اکثر حصہ انہی امور پر مشتمل ہے۔ اسی کی مدد سے خلفاء کے خطبات اور تقاریر نے کتابی صورت اختیار کی ہے۔ مثلاً خطبات محمود 19 جلدیں، انوار العلوم 19 جلدیں، خطبات ناصر، خطبات طاہر، خطبات عیدین وغیرہ الفضل ہی کی کتابی صورتیں ہیں۔

الحکم اور البدر کو حضرت مسیح موعود نے اپنا بازو قرار دیا تھا۔ آج یہی فریضہ اور یہی اعزاز الفضل کے حصہ میں آیا ہے۔

آج مرکز سلسلہ اور بیرونی ممالک سے شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد اور بلیٹن ایک پہلو سے الفضل ہی کے خوشہ چین ہیں۔ کیونکہ وہ الفضل میں شائع ہونے والے حضور کے تازہ ترین خطبہ کا خلاصہ یا ترجمہ نقل کرتے ہیں نیز حسب ضرورت دیگر مضامین بھی اصل یا ترجمہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل کی 97 سالہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار یا تعلیمی مجلّہ خلافت احمدیہ کی آواز ہے۔ تاریخ احمدیت کا ماخذ ہے۔ مرحوم بزرگوں کی سیرت و سوانح کا ریکارڈ ہے۔ جماعت احمدیہ میں ہونے والی ولادتوں، وفاتوں، نکاحوں اور شادیوں کا روزنامچہ ہے۔ علمی، ادبی، سائنسی، تاریخی، جغرافیائی اور طبی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اختلافی مسائل کا ذخیرہ ہے۔ موصیان کا رجسٹر ہے۔ انقلابات زمانہ اور سیاسی خبروں کا خلاصہ ہے۔ شاعری کا چمن ہے۔ یہ باغ احمدیت کی وہ نہر ہے جو ہر صبح بیشمار دلوں کی پیاس بجھاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے الفضل کے مطالعہ اور اس کی قدر و قیمت کا متعدد بار ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:۔

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے“۔

(الفضل 28 مارچ 1946ء)

فرمایا:۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ (الفضل 31 دسمبر 1954ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کا ایک اہم کارنامہ۔ الفضل کا اجرا

الفضل کی 97 سالہ تاریخ اور ناقابل فراموش خدمات پر ایک نظر

عبدالسمیع خان

حضرت مصلح موعود کے لازوال کارناموں میں سے ایک اخبار الفضل کا اجرا ہے۔ جو نہ صرف عین وقت پر نہایت نامساعد حالات میں منصۂ شہود پر آیا بلکہ آج بھی سخت معاندانہ رویوں کے باوجود پوری آب و تاب سے جاری ہے اور روزانہ حضرت مصلح موعود کے احسانات کی یاد دلاتا ہے۔

وجہ آغاز

خلافت اولیٰ کے آغاز سے ہی منکرین خلافت کی طرف سے ریشہ دوانیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہا۔ مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ خلافت کے اختیارات کو کم کرنے اور مقام کو گھٹانے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مسیح موعود کے نام، مقام اور حوالہ کے بغیر دین کو پیش کرنے کے منصوبے بنائے گئے جس کا دعوت الی اللہ پر بھی بہت برا اثر پڑا۔

ان حالات میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے سلطان نصیر بن کر کھڑے ہو گئے اور ہر پہلو سے اپنے امام کی اطاعت اور فدائیت کے بے مثال نمونے پیش کئے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

''1913ء آیا مسیح موعود سے بُعد اور نور نبوت سے علیحدگی نے جو بعض لوگوں کے دلوں پر زنگ لگا دیا تھا۔ اس نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا اور بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ پاش پاش ہو جائے گا۔ نہایت تاریک منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ مستقبل نہایت خوفناک نظر آتا تھا۔ بہتوں کے دل بیٹھے جاتے تھے۔ کئی ہمتیں ہار چکے تھے۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جو سلسلہ کے کاموں کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے جو کسی شمار میں ہی نہ سمجھے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات پر جو عہد میں نے کیا تھا وہ بار بار مجھے اندر ہی اندر ہمت بلند کرنے کے لئے اکساتا تھا۔ مگر میں بے بس اور مجبور تھا۔ میری کوششیں محدود تھیں۔ میں ایک پتے کی طرح تھا جسے سمندر میں موجیں ادھر سے ادھر لئے پھریں۔

''بدر'' اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا اور ''الحکم'' تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں۔ بہت گراں گزرتا تھا۔ ''ریویو'' ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا۔ جان حاضر تھی۔ مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے، ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو ابھارے، ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش، نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔ امید بر آنے کی صورت ہوئی اور کامیابی کے سورج کی سرخی افق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔

(انوار العلوم جلد 8 ص 369)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

''1913ء میں دو اور اہم واقعات ہوئے۔ حج سے واپسی کے وقت مجھے قادیان کے پریس کی مضبوطی کا خاص طور پر خیال پیدا ہوا جس کا اصل محرک مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کا اخبار ''الہلال'' تھا جسے احمدی جماعت بھی کثرت سے خریدتی تھی اور خطرہ تھا کہ بعض لوگ اس کے زہریلے اثر سے متاثر ہو جاویں۔ چنانچہ میں نے اس کے لئے خاص کوشش شروع کی اور حضرت خلیفۃ المسیح سے اس امر کی اجازت حاصل کی کہ قادیان سے ایک نیا اخبار نکالا جائے جس میں علاوہ مذہبی امور کے دنیاوی معاملات پر بھی مضامین لکھے جاویں تاکہ ہماری جماعت کے لوگ سلسلہ کے اخبارات سے ہی اپنی سب علمی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کر چکا تو مجھے معلوم ہوا کہ لاہور سے ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب بھی ایک اخبار نکالنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس بات کا علم ہوتے ہی میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو ایک رقعہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ لاہور سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ فلاں فلاں احباب مل کر ایک اخبار نکالنے لگے ہیں چونکہ میری غرض تو اس طرح بھی پوری ہو جاتی ہے حضور اجازت فرماویں تو پھر اس اخبار کی تجویز رہنے دی جاوے۔ اس کے جواب میں جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس اخبار اور اس اخبار کی اغراض میں فرق ہے۔ آپ اس کے متعلق اپنی کوشش جاری رکھیں۔ اس ارشاد کے ماتحت میں بھی کوشش میں لگا رہا۔ (آئینہ صداقت۔ انوار العلوم جلد 6 ص 214)

استخارہ اور اجازت

اخبار کے اجرا سے قبل آپ نے استخارہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں اجازت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:۔

''جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہاں تائید الٰہی، حسن نیت، اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ زمیندار، ہندوستان، پیسہ میں اور کیا اعجاز ہے وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا نصرت الٰہیہ کی امید بل یقین تو کلاً علی اللہ کام شروع کر دیں''۔

الفضل کا نام بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے عطا فرمایا اور الفضل 1914ء کے ایک اداریہ میں درج ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:۔

مجھے رویا میں بتایا گیا ہے کہ الفضل نام رکھو۔

(الفضل 19 نومبر 1914ء ص 3)

چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام ''الفضل''، فضل ہی ثابت ہوا۔ (انوار العلوم جلد 8 ص 371)

خلافت کی راہنمائی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول الفضل بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرماتے تھے اور ضروری ہدایات دیتے تھے۔ چنانچہ الفضل میں قادیان کی خبروں کے تحت لکھا ہے۔

''حضور اخبار الفضل کو بڑے شوق سے مطالعہ فرماتے ہیں''۔ (الفضل 8/اکتوبر 1913ء)

حضور نے الفضل کے پہلے شمارہ میں ایک خاص مضمون ''اسلامی اخبارات کے لئے دستور العمل'' بھی تحریر فرمایا۔

حضور کی جو راہنمائی الفضل کو میسر تھی اس کے متعلق ادارہ الفضل لکھتا ہے:۔

''ان (قادیان سے نکلنے والے اخبارات) سے اگر کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو خلیفۃ المسیح فوراً اس پر نوٹس لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک اخبار آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ الفضل کا اجرا اس غرض سے بھی ہوا تھا کہ جب کوئی امر من الخوف والامن پیش آئے تو خلیفۃ المسیح کی زبان بن کر گائڈ کرنے کے لئے ایک اخبار ضروری چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے جب کوئی مضمون لکھا جس میں جماعت کو کسی خاص روش پر چلنے کی تاکید ہو تو خلیفۃ المسیح کو دکھا کر اور ان سے تصدیق لکھوا کر شائع کیا۔

(الفضل 3 ستمبر 1913ء ص 9)

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ 29 جون 1923ء میں فرماتے ہیں:۔

الفضل سارا پڑھتا ہوں اور ہمیشہ پڑھتا ہوں۔

(الفضل 6 جولائی 1923ء ص 6)

خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی یہ راہنمائی الفضل کو آج بھی میسر ہے۔

ابتدائی تاریخ

الفضل کے لئے ابتدائی سرمایہ آپ کی اہلیہ حضرت ام ناصر، حضرت اماں جان اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے عنایت فرمایا۔

الفضل کے اجرا میں آپ کے معاون خصوصی اور سٹاف کے سرگرم رکن جنہوں نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تھے ان کے علاوہ ادارہ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر بھی تھے۔ الفضل کا ابتدائی دفتر نواب محمد علی خان صاحب کے مکان کی نچلی منزل میں قائم ہوا۔ اس کے اولین کاتب محمد حسین صاحب تھے اور مینیجر مرزا عبدالغفور بیگ صاحب طابع و ناشر کے فرائض حضرت صاحبزادہ صاحب بنفس نفیس سرانجام دیتے تھے۔

الفضل کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ جب اس کے ایڈیٹر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت پر فائز فرمایا تو کچھ عرصہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی الفضل کی ادارت فرماتے رہے اور ایک لمبا عرصہ پرنٹر و پبلشر حضرت بھائی عبدالرحمان قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود رہے۔

الفضل شروع میں ہفتہ وار تھا۔ بعد میں مالی مشکلات اور دیگر کئی وجوہ سے ہفتہ میں دو بار، کبھی تین بار اور کبھی روزانہ بھی شائع ہوتا رہا۔ سائز بھی اور حجم بھی بدلتا رہا۔ تاہم 8 مارچ 1935ء سے الفضل باقاعدہ روزنامہ کے طور پر شائع ہو رہا ہے اور اب عام طور پر 12 صفحات پر شائع ہوتا ہے۔

مقبول دعا

الفضل کے پہلے پرچہ میں حضرت مصلح موعود نے بارگاہ الٰہی میں نہایت دردمندانہ التجائیں اور دعائیں کیں اور لکھا کہ:

خدا کا نام اور اس کے فضلوں کے احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے الفضل جاری کرتا ہوں۔ ...... میرے حقیقی مالک میری متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ ...... اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا''۔

یہ دعا آسمان پر جس طرح قبول ہوئی وہ اظہر من الشّمس ہے۔ الفضل آپ کا لگایا ہوا پودا تھا جو آپ کی خلافت کے 52 سالوں میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگیا اور آج کل عالم میں اپنی بہار دکھا رہا ہے۔

حضرت خلیفہ اول نے جب پہلا پرچہ پڑھا تو آپ نے فرمایا ''پیغام صلح'' بھی میں نے پڑھا ہے اور الفضل بھی مگر میاں شتان بینھما یعنی کجا وہ کجا یہ۔

مگر جماعت کے ایک مخصوص عنصر نے تو شروع ہی سے جو آپ کا مخالف تھا ڈٹ کر مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ خصوصاً ادارہ ''پیغام صلح'' نے تو حد ہی کر دی۔ مگر آپ نے اس کی چنداں پرواہ نہیں کی بلکہ اس مزاحمت کو نیک فال سمجھا اور خدائی بشارتوں کے ماتحت اپنا قدم اور آگے بڑھاتے چلے گئے۔ (الفضل 19 نومبر 1914ء ص 3)

چنانچہ خدا کے فضل سے اس مخالفت کے باوجود جماعت کا رجحان ''الفضل'' کی طرف بڑھنا شروع ہوا اور اخبار پیغام صلح اور اس کے ہمنواؤں کی مخالفت کے باوجود الفضل کی خریداری بڑھنے لگی۔

بلند معیار

اس ترقی میں خدا کے فضل کے ساتھ ساتھ اس کے بلند معیار اور عظیم افادیت کا بھاری دخل تھا۔ عہد خلافت اولیٰ میں اخبار الفضل نے تاریخی، ملکی، جماعتی، تبلیغی، سیاسی اور اخلاقی غرض کہ ہر قسم کے مضامین میں پوری جماعت کی راہنمائی کی اور میدان صحافت میں یہاں تک اپنا سکہ بٹھا لیا کہ ''الہلال'' کے ایڈیٹر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد انہی دنوں قید ہوئے تو ان کے سیکرٹری نے آپ کی خدمت میں چٹھی لکھی کہ مولانا آزاد کو گورنمنٹ نے نظر بند کر دیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ہم آپ کو ایک اخبار کی اجازت دیتے ہیں تو انہوں نے صرف الفضل کی اجازت مانگی۔

قادیان سے ربوہ

الفضل ستمبر 1947ء تک قادیان سے نکلتا رہا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لاہور تشریف لائے تو الفضل بھی لاہور منتقل ہوگیا اور پھر 31 دسمبر 1954ء سے ربوہ سے شائع ہونا شروع ہوا۔

الفضل ہندوستان میں اہل حق کا قدیم ترین زندہ اخبار ہے۔ یہی وہ واحد اخبار ہے جو قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے پاکستان منتقل ہوا۔

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں:۔

اتنے غیر مسلم اخباروں کی روانگی کے باوجود ہندوستان کا کوئی مسلم روزنامہ لاہور نہ آیا البتہ جماعت احمدیہ کا روزنامہ الفضل قادیان سے لاہور منتقل ہوگیا ......اب یہ ربوہ سے نکلتا ہے۔

(داستان صحافت 126 مکتبہ کارواں)

استحکام خلافت میں کردار

الفضل کی سب سے اہم اور ناقابل فراموش خدمت استحکام خلافت کے لئے عظیم الشان کردار ادا کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خلاف جب مختلف قسم کی سازشیں کی گئیں اور ان کی ترویج کے لئے پیغام صلح جاری کیا گیا تو الفضل نے خلافت احمدیہ کے حق میں ننگی تلوار کا کام کیا۔ ہر اعتراض کا مدلل جواب دیا اور سب سازشوں کے تار و پود بکھیر دیئے اور جماعت کو خلافت کی چوکھٹ پر جھکائے رکھا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر جو فتنے اٹھائے گئے اور جماعت سے خلافت کے وجود کو ختم کرنے کے لئے جو بہانے تراشے گئے، جماعت کو گمراہ کرنے کے لئے قسما قسم کے بودے دلائل کے انبار لگائے گئے اس موقع پر بھی الفضل نے خلافت کی فدائیت کا حق ادا کر دیا۔ اس وقت جماعت کے مرکز سے رابطے کا سب سے بڑا ذریعہ الفضل تھا۔ حضرت مصلح موعود کے پیغامات، خطبات، جماعتی وفود اور بزرگان کے دوروں کی اطلاعات، مخالفین کے جھوٹے پراپیگنڈے کا توڑ یہ سب فرائض الفضل نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی ادا کئے۔

خلیفہ وقت کا بازو

الفضل کی دوسری اہم ترین خدمت خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو محفوظ کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے آخری ایام سے لے کر آج تک خلفاء سلسلہ کے خطبات، تقاریر تحریکات سوال و جواب، دوروں کی رپورٹس شائع کرنے کا اولین اعزاز الفضل کو ہی حاصل ہے اور الفضل کے مواد کا اکثر حصہ انہی امور پر مشتمل ہے۔ اسی کی مدد سے خلفاء کے خطبات اور تقاریر نے کتابی صورت اختیار کی ہے۔ مثلاً خطبات محمود 19 جلدیں، انوار العلوم 19 جلدیں، خطبات ناصر، خطبات طاہر، خطبات عیدین وغیرہ الفضل ہی کی کتابی صورتیں ہیں۔

الحکم اور البدر کو حضرت مسیح موعود نے اپنا بازو قرار دیا تھا۔ آج یہی فریضہ اور یہی اعزاز الفضل کے حصہ میں آیا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے 11 جنوری 1935ء کو اپنے خطبہ (جو ابھی الفضل میں شائع ہونا تھا) کے بارہ میں فرمایا:۔

جماعتوں کے سیکرٹریوں اور امراء کو چاہئے کہ وہ میرا یہ خطبہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں کیونکہ اس کے سوا میری آواز ان تک پہنچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 27)

آج مرکز سلسلہ اور بیرونی ممالک سے شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد اور بلیٹن ایک پہلو سے الفضل ہی کے خوشہ چین ہیں۔ کیونکہ وہ الفضل میں شائع ہونے والے حضور کے تازہ ترین خطبہ کا خلاصہ یا ترجمہ نقل کرتے ہیں نیز حسب ضرورت دیگر مضامین بھی اصل یا ترجمہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔

الفضل پر بہت سی پابندیوں اور مشکلات کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1994ء میں لندن سے ایک نئے ہفت روزہ اخبار کے جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا تو اس کا نام بھی الفضل ہی رکھا جو کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

تاریخ احمدیت کا ماخذ

الفضل کی تیسری اہم ترین خدمت تاریخ احمدیت کو محفوظ کرنا ہے۔ اہم انفرادی اور اجتماعی واقعات، بیرونی مشنوں کی تفصیلی رپورٹس، مرکز سلسلہ کی ترقی، غیروں کے تاثرات یہ سب الفضل کے دامن میں سمٹے ہوئے ہیں۔

الفضل نے تربیت، دعوت الی اللہ اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں بھی بہت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ جماعت کے علم کلام میں نئے نئے حوالوں کو الفضل کے ذریعہ داخلہ کی راہ ملی اور وہ مرکزی کتابوں کا حصہ بن گئے۔

خون قلم سے سینچا

الفضل کے باغ کو حضرت مصلح موعود نے اپنے خون قلم سے سینچا۔ خلافت اولیٰ میں یعنی آپ کے زمانہ ادارت میں جو اہم تحریکات اٹھیں یا قومی و ملی مسائل پیدا ہوئے ان سب میں آپ نے کمال فراست اور بالغ نظری سے مسلمانان ہند کی راہنمائی فرمائی۔ اس تعلق میں آپ کے بعض قیمتی اداریے حسب ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ اور حجاج (اپنے مشاہدات کی بناء پر حجاج کی مشکلات پر تبصرہ اور اس کا حل)

2۔ السنہ شرقیہ کی بے قدری (علمائے السنہ شرقیہ کے گریڈ میں اضافہ کی اپیل)

3۔ مسجد کانپور (حضرت خلیفہ اول نے اس مضمون کی نسبت فرمایا ''جزاک اللہ احسن الجزاء۔ خوب لکھا ہے کچھ زائد شائع کردو'')

4۔ اصطلاحات شرعیہ کی ہتک (مجاہد، غازی، مہدی، ولی و عالم اور شہید کی شرعی اصطلاحات کے غلط استعمال پر نقد و تبصرہ)

5۔ بین الاقوامی طبی کانفرنس (لندن کی ایک طبی کانفرنس کی خدمت خلق سرگرمیوں پر اظہار مسرت اور مسلمان ممبر کی عدم موجودگی پر اظہار تاسف)

6۔ مسلمانوں کی سیاست (قرون اولیٰ کے مسلمان سیاست دانوں کا بیسویں صدی کے شورش پسندوں سے مقابلہ)

7۔ دہلی میں امن کانفرنس (مسلم زعماء کی قیام امن کانفرنس کے مقاصد کی پُرزور تائید اور راہ اعتدال اختیار کرنے کی تحریک)

8۔ یونیورسٹی احتیاط کرے (بی اے کے کورس میں مسلم آزار فقرات کے خلاف احتجاج)

9۔ گائے کی قربانی (آنحضرت ﷺ کی طرف گائے کے گوشت کو مضر ثابت کرنے کے لئے ایک جعلی حدیث منسوب کرنے کی مخالفت)

10۔ انتہا پسند اور اعتدال پسند گروہ (ہندوستانی مسلمانوں کی سیاست پر بے لاگ تبصرہ)

11۔ میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائیک (احمدی طلباء کو سٹرائیک سے الگ رہنے کا مشورہ اور پرنسپل کے نارواروِیہ پر حکومت کو دخل دینے کی اپیل)۔

ان مضامین کے علاوہ ''خلافت اولیٰ'' کے عہد میں آپ کے قلم سے الفضل میں اور بھی بہت سے مضامین شائع ہوئے یہ سب مضامین بھی نہایت قیمتی اور نئے تقاضوں کے مطابق بڑے ہی ضروری اور شہرت دوام کے حامل ہیں۔ مگر ہم طوالت کے خوف سے صرف چند عنوانات ہی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

''میرا محمدؐ'' ایک اور عظیم الشان نشان (ترکی سے یمن و نجد کی علیحدگی) ''کانپور کی مسجد کے معاملہ میں احمدی جماعت کی پوزیشن''۔ ''ایڈیٹر زمیندار کی کارروائی''۔ ''ترقی کا وہمی بت سرنگوں ہو گیا''۔ ''طریق تبلیغ''۔ ''اے احمدی جماعت تجھے مبارک ہو''۔ ''قابل توجہ حکام صوبہ سرحدی''۔ ''جلسہ سالانہ''۔ ''لارڈ ہیڈلے''۔ ''من انصاری الی اللہ''۔ ''دعوت الی الخیر فنڈ''۔ ''زمیندار پریس''۔ ''کشش قلم پریس ایکٹ''۔ ''الفضل کا خطاب اپنے ناظرین سے''۔ ''مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع''۔ ''پیغام صلح پہنچانے کے لئے ایک عظیم الشان جدوجہد کی ضرورت ہے''۔ ''زمانہ نازک ہے''۔ ''ہم میں سے کس کا حق ہے کہ سست ہو''۔ ''جماعت کو ایک نصیحت''۔ ''چھ مارچ''۔ ''وطن نے رجوع کرلیا''۔ ''ایسی باتوں سے کیا فائدہ؟''

سیرۃ النبیؐ پہ آپ کے مضامین کا مجموعہ بعد میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا تھا۔

حضور نے قیام پاکستان کے ابتدائی دور میں قوم کی راہنمائی کے لئے بلند پایہ مضامین تحریر فرمائے جو حضور کا نام لکھے بغیر ادارہ کی طرف سے شائع ہوتے تھے۔ حضور کی اس توجہ اور راہنمائی کی بدولت لاہور پاکستان سے جاری شدہ یہ اخبار جلد ہی پاکستان کے معیاری روزناموں میں اپنا خاص مقام پیدا کرنے کے قابل ہوگیا۔

یہ 27 مضامین تاریخ پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

(تفصیل تاریخ احمدیت جلد 11 ص 56)

دعوت الی اللہ

دعوت الی اللہ کے حوالے سے الفضل لکھتا ہے:۔

......کی جو خدمت الفضل سے ہوسکی وہ اس نے پوری کی اور خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ مسیحی اور ہندوؤں تک نے اس کی قدر کی اور اسے خریدا ہے اور بڑے بڑے ذمہ دار غیر احمدیوں نے اس کی خدمات کا اعتراف کیا ہے ایک دفعہ ایک خریدار نے لکھا کہ گو میں غیر احمدی ہوں مگر جب الفضل نہ پہنچے تو میری حالت ایسی ہوتی ہے جیسے نئے بیاہے ہوئے دولہا کی اپنی بیوی کی وفات پر اس سے آپ الفضل کے کام کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ (اداریہ الفضل 19 نومبر 1914ء ص 3)

حضرت مصلح موعود ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’مجھے کل ہی ایک نوجوان کا خط ملا ہے وہ لکھتا ہے میں احراری ہوں میری ابھی اتنی چھوٹی عمر ہے کہ میں اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہیں کرسکتا۔ اتفاقاً ایک دن ’’الفضل‘‘ کا مجھے ایک پرچہ ملا جس میں آپ کا خطبہ درج تھا میں نے اسے پڑھا تو مجھے اتنا شوق پیدا ہوگیا کہ میں نے ایک لائبریری سے لے کر الفضل باقاعدہ پڑھنا شروع کیا پھر وہ لکھتا ہے خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں اگر کوئی احراری آپ کے تین خطبے پڑھ لے تو وہ احراری نہیں رہ سکتا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ ذرا لمبا پڑھا کریں کیونکہ جب آپ کا خطبہ ختم ہوجاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل خالی ہو گیا اور ابھی پیاس نہیں بجھی۔ تو سچائی کہاں کہاں اپنا گھر بنالیتی ہے وہ چھوٹے بچوں پر بھی اثر ڈالتی ہے اور بڑوں پر بھی۔ (خطبات محمود 1935ء ص361)

حضور نے خطبہ جمعہ 6/اکتوبر 1942ء میں تحریک فرمائی کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے غیر احمدی علماء، امراء اور مشائخ کے نام الفضل کا خطبہ نمبر اور سن رائز کے ہزار ہزار پرچے جاری کرائے جائیں۔ (تاریخ احمدیت جلد9 ص349)

(الفضل 22/اکتوبر 1942ء)

فکری راہنمائی

الفضل نے ہر مرحلہ پر خلافت احمدیہ کی قیادت میں قوم کی فکری راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ متحدہ ہندوستان میں ہندو مسلم اختلافات اور فسادات کے متعدد شاخسانے ظاہر ہوئے۔ مسلم لیگ اور کانگریس کی باہمی چپقلش، مسلمانوں کے حقوق کا مسئلہ، دلآزار کتابوں کے مقابل پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی کا انعقاد، تحریک پاکستان کے مختلف مراحل۔ قیام پاکستان کے بعد ملکی ترقی اور استحکام کے لئے بھی الفضل کے صفحات ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کرتے رہے۔

ادبی خدمات

الفضل میں حضرت مصلح موعود اور بیسیوں احمدی شعراء کا تازہ کلام شائع ہوتا رہا۔ جنہوں نے بعد میں کلام محمود اور دیگر مجموعہ ہائے کلام کی صورت اختیار کی جو علم و ادب کی دنیا میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

الفضل کی ادبی خدمات کا ایک درخشندہ پہلو یہ بھی ہے کہ احمدی شعراء کے علاوہ اردو اور فارسی شاعری کے شعراء کا منتخب کلام اس میں شائع ہوتا رہا۔ خاص طور پر 1929ء تا 1931ء تک کی خصوصی اشاعتوں میں برصغیر کے متعدد مسلم مشاہیر کا نعتیہ کلام پہلی بار اس کی زینت بنا۔ ان میں علامہ اقبال، ریاض خیر آبادی، عبدالمجید سالک، سراج لکھنوی اور سائل دہلوی شامل ہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے الفضل 18 جون 2004ء)

پابندیوں کا نشانہ

الفضل بھی ان تمام پابندیوں اور جابرانہ قوانین کا نشانہ بنا ہے جو اس دور میں جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہیں۔ خاص طور پر 1953ء میں اسے حکومت نے ایک سال کے لئے بند کردیا۔ جس کے متبادل کے طور پر کراچی سے المصلح جاری کیا گیا۔ اسی طرح 1984ء تا 1988ء قریباً 4 سال تک حکومت نے اسے بند رکھا اور جب 28 نومبر 1988ء کو جاری ہوا تو اس کے بعد سے مسلسل مقدمات، تلاشیاں، پکڑ دھکڑ اور قید و بند کا شکار ہے اور سو کے قریب مقدمات بنائے گئے۔

1995ء میں الفضل کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر نے ایک ماہ کی جیل بھی کاٹی۔

عالمی شہرت یافتہ اخبار

الفضل پاکستان کے علاوہ دنیا کے تمام احمدیہ مشنوں میں جاتا ہے اور جہاں جہاں اردو دان احمدی ہیں وہ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسی طرح 3/اکتوبر 2002ء سے الفضل انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے اور اس وقت سے اب تک کے تمام پرچے میسر ہیں۔ اس لحاظ سے الفضل کے قارئین تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ روحانی نہر تمام دنیا کو سیراب کرتی ہے۔

قیمتی سرمایہ

روزنامہ الفضل کی 95 سالہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار یا تعلیمی مجلّہ خلافت احمدیہ کی آواز ہے۔ تاریخ احمدیت کا ماخذ ہے۔ مرحوم بزرگوں کی سیرت و سوانح کا ریکارڈ ہے۔ جماعت احمدیہ میں ہونے والی ولادتوں، وفاتوں، نکاحوں اور شادیوں کا روزنامچہ ہے۔ علمی، ادبی، سائنسی، تاریخی، جغرافیائی اور طبی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اختلافی مسائل کا ذخیرہ ہے۔ انقلابات زمانہ اور سیاسی خبروں کا خلاصہ ہے۔ شاعری کا چمن ہے۔ یہ باغ احمدیت کی وہ نہر ہے جو ہر صبح بیشمار دلوں کی پیاس بجھاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے الفضل کے مطالعہ اور اس کی قدر و قیمت کا متعدد بار ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:۔

ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ الفضل کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں۔ مگر خداتعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کے لئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں وران میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔ میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے پڑھا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی ایسی بات نہ نظر آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہوجائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہوسکتی۔ پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔ (تقریر فرمودہ 27 دسمبر 1939ء بمقام قادیان۔ الفضل یکم مئی 1962ء ص3)

پھر فرمایا:۔

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 31 دسمبر 1954ء)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

’’آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے‘‘۔

(الفضل 28 مارچ 1946ء)

چشمۂ فیضان الفضل

اللہ کا ہے عظیم تر احسان الفضل
تاریکیوں میں نور کا سامان الفضل

یہ ’’مصلح موعودؓ‘‘ کا ہے ایک شاہکار
جاری کیا جو چشمۂ فیضان الفضل

لاتا ہے یہ ہمارے لئے روز تازہ پھل
دلکش سدا بہار ہے بُستان الفضل

چمکا ہے دِیں کے نام پر بن کر یہ آفتاب
پھیلا رہا ہے علم اور عرفان الفضل

یہ ترجماں ہے زندہ خلافت کے نُور کا
برسا رہا ہے نُور کی باران الفضل

لاکھوں نے اس کے فیض سے پائی ہے زندگی
پہنچا رہا ہے زیست کے سامان الفضل

دیتا ہے درس رُشد و ہدایت کا ہر گھڑی
ہر روز شرق و غرب میں ہر آن الفضل

تریاق ہے یہ ...... اور الحاد کے لئے
توحید کے لئے ہے اک بُرہان الفضل

دُنیا کے سب جریدوں میں ممتاز ہے یہ نام
حامل ہے عزّ و شرف کا ذیشان الفضل

سراج الحق قریشی

مکرم محمد افضل متین صاحب

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ’’روزنامہ الفضل‘‘

’’علم وعرفان میں اضافہ اور جماعتی رابطے کا بہترین ذریعہ‘‘

عربی زبان میں جب کسی اسم کے شروع میں الف لام لگتا ہے تو وہ اسم معرفہ بن جاتا ہے۔ مثلاً کتاب سے الکتاب، قلم سے القلم یعنی خاص کتاب اور خاص قلم، بالکل اسی طرح سے فضل سے الفضل ہے یعنی خاص فضل اس لئے یہ اخبار اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اس کا اجراء کرنے والے بھی کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ ایسے انسان ہیں جن کے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل رہا اور فضل کا نشان دیئے گئے۔ یعنی حضرت فضل عمر۔

بے شک انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخشا جائے گا لیکن اس کے حصول کے لئے بھی قبلہ درست رکھنے کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایمان کے مطابق اور موقعہ کی مناسبت سے ہوں۔ الفضل اخبار اس سلسلہ میں بہترین کردار ادا کرتا ہوا نظر آتا ہے کیونکہ اکثر و بیشتر وہ ہماری کچھ اس طرح سے تعلیم وتربیت کی ضرورت پوری کر رہا ہے کہ ہر روز جس سلسلہ میں بھی راہنمائی درکار ہو تو وہ الفضل اخبار کے پہلے صفحہ پر مشتمل حدیث، حضرت اقدس کے اقتباس یا بقیہ اخبار پڑھنے سے پوری ہو جاتی ہے۔

الفضل اخبار جماعت کا بہترین ترجمان اور احمدیت کی پہچان ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی ہر اہم خبر بھی دیتا ہے اس کے مضامین لکھنے والوں کی پُر خلوص کاوش اور دعاؤں کا ثمرہ ہیں اس کا ہر معاون اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کا معاون خصوصی ہے کیونکہ وہ آپ کے ’’تربیتی جہاد‘‘ میں معاون بن کر سلطان نصیر بھی کہلا سکتا ہے اور مولیٰ کی رضا پا کر وہ قیامت تک اپنے درجات کی بلندی کا سامان کرنے کا باعث بن سکتا ہے اور اس اخبار کی ہر طرح سے معاونت کرنے والے ہم سب کی دعاؤں کے مستحق ہیں کیونکہ وہ ہم سب پڑھنے والوں کے محسن بھی ہیں۔

اس اخبار میں حضرت مسیح موعود، خلفاء احمدیہ، علماء سلسلہ اور بہترین علمی لوگوں کی تحریروں پر مشتمل نہایت ایمان افروز اور سبق آموز مضامین شاملِ اشاعت ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ یہ حق کی متلاشی اور پیاسی روحوں کی تشنگی کا سامان ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جو عمل متواتر اور مستقل کرے گا وہ اس کی طبیعت کا حصہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ ہر سانچے میں ڈھلنے کی استطاعت وہ رکھتا ہے شرط یہ ہے کہ وہ اس کے لئے ایک مضبوط ارادہ کر کے دعا کرے اور مسلسل کوششیں کرے۔

مثلاً اگر کوئی انسان یہ کوشش کرے کہ وہ رات کو چار بجے اٹھ کر نوافل پڑھے تو شروع شروع میں چند دن بہت مشکل محسوس ہوگی۔ شائد بعض کو ناممکن بھی لگے لیکن اگر وہ مسلسل کوششیں کر کے کامیاب ہو جائے اور چند دن اسی طرح کوشش جاری رکھے تو بہت جلد ایسا بھی ہوگا کہ پھر روزانہ 4 بجے صبح آنکھ کھل جائے گی اسی طرح سے کم یا زیادہ کھانے، سونے جاگنے، بولنے وغیرہ کی عادات ہیں بالکل اسی طرح اگر چند دن روزنامہ الفضل کو دلی شوق سے مکمل طور پر پڑھ لیا جائے تو پھر روزانہ اس کے پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی لیکن اگر صرف سرسری نظر ڈال کر خبریں اور اشتہار پڑھ کر سوچ لیا جائے کہ باقی پھر کبھی موقعہ ملے گا تو تفصیلاً پڑھیں گے تو پھر اکثر مکمل پڑھنے سے محروم ہی رہ جائیں گے کیونکہ ’’پھر‘‘ اکثر کبھی نہیں آتی۔

اس سلسلہ میں ایک واقعہ سبق آموز ہے ربوہ کے ایک معروف ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحب کی کامیاب زندگی کے بارے میں ایک مرتبہ سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے ابھی کا کام پھر کبھی کرنے پہ نہیں ڈالا بلکہ اپنی دوکان میں بڑا سا ’’ابھی کرو‘‘ لکھ کر بڑے فریم میں دوکان میں لگایا ہوا ہے جو مجھے یاد دلاتا ہے کہ جو بھی مسئلہ درپیش ہو نیکی کا خیال آئے ضروری کام آن پڑے اس کو اسی وقت کرنا ہے نہ کہ کل پہ ڈالنا ہے کہتے ہیں یہی میری کامیابی کا راز ہے۔ اس لئے جب بھی ’’الفضل‘‘ ہاتھ آئے پورے کا پورا پڑھ ڈالیں اس کے طویل مضامین بھی بہترین علمی ورثہ ہیں جو کہ خطبات، دروس، تربیتی تقاریر اور مقالہ جات کے لئے بہترین مواد فراہم کرتے ہیں۔

پس الفضل روزانہ پڑھنا ایک بہت مبارک عادت ہے اس سے نہ صرف علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ روز کے روز اپنی اصلاح کا خیال پیدا ہوتا ہے اور قبلہ درست ہو جاتا ہے بلکہ بعض تحریریں تو ایسی ہوتی ہیں جو ہمارے ایمان میں نمایاں اضافہ کرتی ہیں اور روحانی زندگی بیدار کرنے کا موجب بنتی ہیں نیز جماعتی حالات سے آگاہی، ملکی اور بین الاقوامی حالات سے بھی کافی حد تک معلومات ہوتی ہیں جو بالکل درست اور امر واقعہ کے مطابق معلومات فراہم کرتی ہیں۔

اس اخبار میں بیماروں، وفات یافتہ، روزگار، سکول کالجز یونیورسٹیز میں داخلہ جات، انعامی سکالرز شپ اور دیگر اعلانات بھی شائع ہوتے ہیں۔ اس اخبار کو لاکھوں احمدی دوست پڑھتے ہیں اور محتاجوں بیماروں بے کسوں اور وفات یافتہ اور ان کے ورثاء کے لئے دعائیں کرتے ہیں بعض بزرگ تو الفضل سے اعلان پڑھ کر عیادت یا تعزیت کا خط بھی لکھتے ہیں اور بعض دفعہ خود بھی پہنچنے کی کوششیں کرتے ہیں خواہ بیمار یا متوفی رشتہ دار یا تعلق دار نہ ہوں کیونکہ احمدیت کا رشتہ دیگر تمام رشتوں پر حاوی ہے۔

پھر اگر کسی احمدی کے پاس دوسری کتب ساتھ لے جانے یا رکھنے کا موقع نہ ہو یا خریدنے کی طاقت نہ ہو یا کوئی عالم کسی دوسری جگہ دور دراز جا رہا ہے اور زیادہ کتب ساتھ نہیں لے کر جا سکتا تو پھر بھی ’’الفضل‘‘ روزانہ ایسا علمی مواد فراہم کرتا ہے جس سے تعلیم وتربیت کی کافی حد تک کمی پوری ہو جاتی ہے۔

اس اخبار کی قلمی معاونت سے لے کر ہر قسم کی معاونت کرنی چاہئے اس سے نہ صرف معاون کو اس دنیا میں ثواب اور سچی خوشی ملے گی بلکہ آخرت میں بھی ایسا ذخیرہ اکٹھا کرنے والا بنے گا کہ قیامت تک درجات کی بلندی کا باعث ہوگا۔ اس اخبار کا ہدیہ اس قدر کم ہے جو کم از کم اس دور میں نہ ہونے کے برابر ہے ایسا صرف اس لئے ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ وگرنہ اہل علم اور علم کی قدر کرنے والوں کے نزدیک تو اس کی قیمت استطاعت سے باہر بھی ہو جائے تو وہ تب بھی اسے خریدنے کی کوششیں کریں گے اور اسے پا کر وہ ایسی روحانی لذت محسوس کرتے ہیں جس کے مقابلے میں دنیوی قیمت کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

اس اخبار کی مالی معاونت اس میں اشتہارات دے کر یا اعانت میں رقم داخل کر کے بھی کر سکتے ہیں اگر مشتہر اخبار کی مدد کرنے کی غرض سے اشتہار دے رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والے کی تجارت میں برکت ڈال دیتا ہے پس اگر نیت پُر خلوص ہو تو بہت جلد ثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ ہم سب کا سانجھا اخبار ہے یہ گلشن احمد کی روحانی نہر ہے جس سے ہم سب نے سیراب بھی ہونا ہے اور ہم سب نے مل کر اس کی آبیاری بھی کرنی ہے۔

علماء سلسلہ ہوں یا اہل علم افراد، محقق ہوں یا اساتذہ ان کی مثال ستاروں کی مانند ہے جس طرح ستارے مل کر پوری دنیا کو اپنی روشنی سے منور کر رہے ہیں بالکل اسی طرح سے ہم سب اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل کے طور پر کچھ وقت اس کے لئے بھی نکالیں اور قلمی معاونت میں حصہ لے کر اپنے اپنے دائرہ کے علاوہ پوری دنیا کو بھی منور کرنے میں حصہ لے سکتے ہیں اور ایک عظیم الشان اور نہ ختم ہونے والے ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔ کیونکہ ستارے تو پوری دنیا میں چمکنے کے لئے ہوتے ہیں بے شک چاند بھی اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے اور پوری دنیا کو ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ ٹھنڈک پہنچا رہا ہے۔

تعلیم و تربیت کے نقطہ نظر سے، ایمان میں اضافہ کرنے کے لئے مختصراً مضامین تحریر کر کے اور نیکی پھیلانے کے جذبہ کے تحت اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پڑھنے کی طرف توجہ دلانے کی بھی ازحد ضرورت ہے دیہاتی علاقوں میں تو اس کی خاص طور پر ضرورت ہے۔

ہم سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ صراط مستقیم پر چلتے رہیں اور انجام نیک ہو بعض مخالف عناصر نے اس ’’الفضل‘‘ کو متعدد مرتبہ بند کروانے کی کوششیں کی مگر وہ اس میں مستقل طور پر کامیاب نہیں ہو سکے اور نہ ہوں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور خاص فضل کو تو کوئی بھی روک نہیں سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل کی تو ہر انسان، ہر گھرانہ کو آج کے دور میں خاص طور پر ضرورت ہے تاکہ ہر گھر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے فیضیاب ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ تو اس نافع الناس اخبار کو دنیا میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلا دے تاکہ ہر احمدی آسمان کے ستاروں کی طرح بن کر چمکے۔ اللّٰھم آمین

علمی ترقی کے لئے اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے

حضرت مصلح موعود نے 7 نومبر 1954ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’ہمارے اندر علمی ترقی کا شوق نہیں لیکن یورپین لوگوں کو علم بڑھانے کا بے حد احساس پایا جاتا ہے اور وہ اس کے لئے باقاعدہ اخبارات اور رسالوں کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے ملک کے لوگوں کا ان سے مقابلہ ہی کیا ہے۔ کجا ایسا شخص جو دو تین آنے کا اخبار روزانہ خریدتا ہے اور اسے ایک دو منٹ کے اندر دیکھ کر پھینک دیتا ہے اور کجا ہمارا آدمی جو ریل یا بس میں سے کسی کا گرا پڑا اخبار اٹھا کر لے آتا ہے اور پھر اپنی نسلوں کے لئے اسے سنبھال کر رکھ دیتا ہے۔ لازماً وہ شخص جو روزانہ صبح اور شام اخبار خریدتا ہے اور تازہ خبریں معلوم کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنے علم میں دوسروں سے بہت آگے ہوگا۔ اگر ایک اخبار کی قیمت ایک آنہ بھی سمجھی جائے، گو آجکل دو دو چار چار آنے پر بھی پرچہ ملتا ہے تو دو اخباروں پر دو آنے خرچ ہوں گے جس کے معنے یہ ہیں کہ کم از کم چار روپے ماہوار ایک شخص کو خرچ کرنے پڑتے ہیں اور اگر تین تین آنے کی قیمت ہو تو بارہ روپے ماہوار کا خرچ ہوگا جو وہاں پر ہر شخص برداشت کرتا ہے لیکن ہمارے ملک میں اخبارات اور رسائل پڑھنے کا شوق بہت کم ہے۔ ’’الفضل‘‘ ہمارا مرکزی اخبار ہے لیکن اس کی اشاعت بھی ابھی دو ہزار ہے حالانکہ ہماری جماعت بہت بڑھ چکی ہے۔ اگر جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی اخبار کی اشاعت ہوتی تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہئے تھا اور صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہئے تھے۔ مگر الفضل کا خطبہ نمبر 2400 چھپتا ہے اور یہ تعداد بھی بڑا زور مارنے کے بعد ہوئی ہے ورنہ پہلے تو بہت ہی بدتر حالت تھی۔ صرف گیارہ بارہ سو اخبار چھپتا تھا۔ میں نے زور دیا تو چھبیس سو تک اس کی خریداری پہنچ گئی لیکن پارٹیشن کے بعد چونکہ میں نے ذاتی طور پر اس کی اشاعت میں دلچسپی نہیں لی اس لئے پھر اس کی خریداری بیس سو تک آ گئی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اگر جماعت توجہ کرے تو چار پانچ ہزار تک اس کی بکری ہو سکتی ہے اور پھر ایسی صورت میں ’’الفضل‘‘ کا حجم بھی بڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے مضمون میں بھی تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 701)

اخبار الفضل جاری کرنے کے لئے خدائے قدوس نے مجھے خود آگے دھکیلا

یہ ڈوبتے ہوؤں کے لئے ایک تنکا اور بارش تھی جو عین وقت پر ہوئی

خریداری بڑھانے کے لئے حضرت مصلح موعود کی پُرزور تحریک

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (المصلح الموعود) نے 18 جون 1913ء کو الفضل جاری فرمایا۔ اس کے چار ماہ بعد 15/اکتوبر 1913ء کے شمارہ میں خریداروں میں اضافہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

چند ہی ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ ہم نے الفضل کو جاری کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں اس بات پر پورے طور سے بحث کی گئی تھی کہ اس وقت فلاں فلاں ضروریات کی وجہ سے احمدی جماعت میں ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت کے ماتحت اس کام کو اپنے ذمہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس ارادہ میں کامیاب کیا اور الفضل کے پراسپکٹس کے شائع ہونے کے بعد خود بخود ان تمام رکاوٹوں کو جو اس کے راستہ میں تھیں دور کر دیا۔ حتیٰ کہ بغیر کسی ضمانت کے اجراء اخبار کی اجازت بھی دلوادی اور اسی طرح دیگر ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بھی سامان مہیا کروادیئے۔ یہ سب کام خدا کی حکمت کے ماتحت ہوئے اور ہماری سمجھ سے باہر تھا کہ کس طرح ہر ایک مشکل دور ہوتی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کس طرح پردہ غیب سے ہر ایک رکاوٹ کو دور کر دیتا ہے۔

اس بات کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ کوئی جان سکتا ہے کہ کن کن دعاؤں اور استخاروں کے بعد ہم نے الفضل کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا علیم و خبیر اور کوئی ہستی نہیں۔ اس لئے ہمارے اس دکھ اور تکلیف کا بھی کوئی شخص اندازہ نہیں کر سکتا جو اس اخبار کے اجراء کا موجب ہوا۔ بیسیوں ہڈیوں، گوشت اور جھلیوں کے پیچھے چھپے ہوئے دل کی کیفیات کو سمجھنا کسی انسان کا کام نہیں۔ دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک بے فکر لاپرواہ، خوش و خرم انسان بیٹھا ہے لیکن بارہا ایسا دیکھا گیا ہے کہ خوشی کے پس پردہ رنج و غم کے پہاڑ کھڑے ہوتے ہیں اور ہنستے ہوئے چہرہ کے باوجود روتا ہوا دل زندگی کو تلخ کرتا رہتا ہے۔ پس میری دلی کیفیات اور غموں کو جو احمدی جماعت کے لئے بالخصوص اور تمام بنی نوع انسان کے لئے بالعموم میرے دل میں پوشیدہ تھے۔ سمجھنا ہر ایک انسان کا کام نہ تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ کس دکھ اور درد نے مجھے اس طرف مائل کیا کہ میں ایک اخبار کے ذریعہ سے ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کروں۔ جو اس وقت (جماعت احمدیہ) میں پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت ہیں جنہوں نے اخبار کے اجراء کو فضول قرار دیا۔ بہت ہیں جنہوں نے اسے ایک مشغلہ قرار دیا۔ بہت ہیں کہ جنہوں نے اسے دنیاوی مفاد کا ایک ذریعہ سمجھا اور بہت ہیں کہ جنہوں نے اسے شہرت کا ایک ذریعہ قرار دیا۔ بہت ہیں جنہوں نے اسے اپنے وقت کو مصروف کرنے کا ایک ذریعہ سمجھا لیکن بات وہی تھی کہ

کسی نے ثانی شیطاں بنا دیا مجھ کو
کسی نے لیکے فرشتہ بنا دیا مجھ کو
نہ اس کے بغض نے پیچھے ہٹا دیا مجھ کو
نہ اس کے پیار نے آگے بڑھا دیا مجھ کو
یہ دونوں میری حقیقت سے دور ہیں محمود
خدا نے تھا جو بنانا بنا دیا مجھ کو

اگر کسی نے اخبار الفضل کی اشاعت کو ایک گنہ اور قوم کے لئے باعث فتنہ وفساد قرار دیا تو کسی نے اسے رحمت اور فضل یقین کیا۔ لیکن اصل بات یہی تھی کہ ایک دکھا ہوا دل آہ کرنا چاہتا تھا۔ ایک ٹوٹی ہوئی کمر سیدھی ہونا چاہتی تھی اور ایک گری ہوئی ہمت اپنے ڈوبتے ہوئے دوستوں کے لئے آخری جدوجہد کرنے کے لئے اپنے خون کے آخری قطرے کے گرانے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔ کوئی پاک وجود اسے ابھار رہا تھا اور آفات کے وسیع سمندر میں وہ اوپر ہی اوپر جارہی تھی۔

یہ الفضل کے اجراء کا باعث اور اس کی اشاعت کا سبب تھا۔ دوست دشمن اس کے کچھ ہی معنی کریں۔ حقیقت اس سے زیادہ نہیں اور واقعات خیالات و قیاسات سے تبدیل نہیں ہو سکتے۔

میں جب اس کام کے لئے اٹھا تو دور تاریکی میں ایک آواز تھی جس کے بلانے پر میں اٹھا اور ایک صدا تھی جس کے جواب دینے کے لئے میں نے حرکت کی میں نہیں جانتا تھا کہ دراصل کیا ضرورت ہے جس کے پورا کرنے کے لئے میں جدوجہد کرنے لگا ہوں میں لوگوں کو ضروریات بتاتا تھا مگر خود غافل تھا جس طرح خواب میں ایک شخص آنے والے واقعات کو اونچی آواز سے بیان کر دیتا ہے۔ سننے والے سن لیتے ہیں اور وہ خود بے خبر ہوتا ہے یہی میری حالت تھی کہ میں لوگوں کو آنے والے خطرات سے ڈراتا تھا۔ لیکن خود ان کی اہمیت سے ناواقف تھا۔ کیونکہ مستقبل کی آفات سے کوئی شخص کیونکر واقف ہو سکتا ہے۔ میں بھی ایک انسان تھا اور میرا معاملہ دوسروں سے علیحدہ نہ تھا۔ آخر وقت نے ثابت کر دیا کہ میں نے جو نہ سمجھا تھا وہ حرف بحرف پورا ہوا اور جس کا مجھے علم نہ تھا وہ خدا کے علم میں تھا۔ زمانہ نے خود بتا دیا کہ الفضل کی ضرورت تھی اور سخت تھی۔ یہ ڈوبتے ہوؤں کے لئے ایک تنکا تھا اور کہتے ہیں کہ ڈوبتے ہوؤں کے لئے ایک تنکا کا بھی سہارا کافی ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بارش تھی جو عین وقت پر ہوئی۔ میں نہیں جانتا کہ الفضل نے کیا کیا اور اس کا اثر کیا ہوا۔ خدا تعالیٰ خود اسے ثابت کرے گا اور مستقبل کے تاریک پردہ میں سے اس کے اثرات کی روشن تصویر خود بخود سامنے آجائے گی۔ نہ مجھے اس کا علم ہے اور نہ مجھے اس کے جاننے سے کچھ فائدہ ہے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ اس اخبار کی ضرورت تھی اور یہی وجہ ہے کہ ایک قدوس ذات مجھے آگے دھکیل رہی تھی۔ میں جو پہلے لوگوں کو اس کی ضروریات سمجھا رہا تھا۔ آنکھ کھلنے پر حیران ہوں کہ میں خود ناواقف تھا اور لوگوں کو واقف کرتا تھا۔

میں نے الفضل کے لئے جو وعدے کئے تھے وہ پورے ہوئے یا نہ ہوئے یہ خود الفضل کے خریدار فیصلہ کر سکتے ہیں ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ بعض وعدوں کے پورا کرنے میں ابھی توقف ہے اور اس لئے نہیں کہ وہ بھول گئے ہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے لئے سامان مہیا کئے جارہے ہیں اور خدا تعالیٰ چاہے تو عنقریب وہ بھی پورے ہو جائیں گے۔ ہاں مجھے یہ بھی علم ہے کہ خریداران الفضل نے اسے پسند کیا ہے اور ان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسے مفید سمجھتے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو میں یہ بھی جانتا ہوں کہ **میں نے متواتر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں کہ خدایا یہ کام عبث نہ ہو۔ الفضل کے اجراء میں میرا وقت ضائع ہو نہ اسے روپیہ دے کر خریدنے والے اپنے روپیہ اور وقت کے قاتل ہوں کہ ہم دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں اور مجھے امید ہے، نہیں بلکہ یقین ہے کہ میری پُردرد دعائیں ضائع نہ ہوں گی۔** مگر میں خریداران الفضل سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو کام میں نے کرنا تھا وہ کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے ہماری امیدوں سے بڑھ کر اسے مدد دی ہے لیکن بعض فضل ایسے ہوتے ہیں کہ جو عام کوشش کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ نماز باجماعت کا جو ثواب ہے وہ اکیلے ادا کرنے سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ پس جو فضل کہ مجموعی کوششوں سے حاصل ہوتے ہیں ان کے لئے مجھ اکیلے سے امید رکھنا عبث ہوگا۔ وہ تو آپ سب کی ہمت مردانہ سے ہی حاصل ہوں گے اور اسی وقت کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا جب مل کر ہمت کرو گے۔

آج قریباً چار ماہ الفضل کو جاری ہوئے ہو چکے ہیں اور آپ خوب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے جاری رکھنے کی ضرورت ہے یا نہیں میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ تین ہزار خریداروں کے بعد ایک اخبار اپنے آپ کو قائم رکھنے کے قابل ہوتا ہے پس آپ کا فرض ہے کہ اس تعداد کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اس وقت تک صرف متعدد دوست ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ کی ہے اور کچھ خریدار مہیا کئے ہیں لیکن سینکڑوں دوست اپنے اس فرض سے غافل ہیں یہ سستی کا وقت نہیں خریداری کا اثر اخبار پر پڑتا ہے اور خریداروں کی دلچسپی ان کی عملی کوششوں سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے سب خریدار پانچ پانچ خریدار عنایت کریں تو بہت جلد یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے اور انشاء اللہ اخبار ان اخراجات کو پورا کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جن سے وہ زیادہ دلچسپ اور مفید بن سکے۔ اخبار کے موجودہ خرچ کو ہی پورا کرنے کے لئے ابھی چھ سو خریدار کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ محبان الفضل (اور الفضل کو کون نہیں چاہتا) اس بارہ میں پوری تندہی سے کوشش کریں گے ہم آئندہ ان دوستوں کے نام شائع کرتے رہیں گے جو خریدار مہیا کریں گے اور اجر تو ان کو وہی ہستی دے گی جس نے الفضل کے اجراء کے سامان مہیا کئے ہیں۔ میں پھر اپنے احباب کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ اب تک میں نے پورے طور سے اس لئے زور نہیں دیا کہ دو تین ماہ میں خریدار خود دیکھ لیں گے کہ الفضل کیا ہے۔ اب جبکہ آپ اس کا اندازہ لگانے کے قابل ہیں مجھے اس کی خریداری کے بڑھانے کے لئے اعلان کرنے میں کچھ ہرج نہیں معلوم ہوتا ایک ہمت کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ خود مددگار ہوگا جس نے اس کام کو شروع کرایا ہے۔ وہ خود ہی سامان مہیا کر دے گا۔ **الفضل کا قیام خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے مگر احباب خریداری بڑھانے کی کوشش سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔** (الفضل 15/اکتوبر 1913ء)

الفضل سے احباب جماعت کی محبت اور تاثرات

مکرم محمد انوار الحق صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:۔

مورخہ 18 جون 2009ء کے الفضل اخبار میں اس اخبار کے بارہ میں چند ضروری اور اہم مضامین نظر سے گزرے۔ بڑے ہی اہم مضامین تھے، ہمارا گھرانا ''الفضل'' کا پرانا خریدار ہے یوں بچپن سے ہی اس اخبار سے ایک عجیب رابطہ ہے۔ جب کبھی کسی وجہ سے اخبار نہ آئے تو طبیعت میں ایک بے چینی کا سا سماں ہوتا ہے۔ میرے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری ریلوے ورکشاپ میں ملازم تھے۔ 1934ء پھر 1953ء کے حالات میں بھی ہمارے گھر اخبار الفضل باقاعدگی سے آتا تھا چونکہ صبح کے وقت اخبار پڑھنے کا وقت بہت کم ہوتا تھا۔ تو والد صاحب اخبار اپنے ساتھ لے جاتے تھے جب روٹی کھانے کے لئے ایک گھنٹہ کی چھٹی ہوتی تھی تو والد صاحب الفضل اخبار نکال کر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ والد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میرے ساتھ کام کرنے والے چند پڑھے لکھے لوگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور کچھ ٹائم کے بعد کہنے لگے مجاہد صاحب اس وقت ملک اور خاص طور پر لاہور میں قادیانیوں کے خلاف آگ لگی ہوئی ہے۔ ہر کوئی اس جماعت کو برا بھلا کہتا ہے۔ تجھ پر اس آگ کی تپش کا کوئی اثر ہوا ہے۔ والد صاحب نے بڑے پیار سے انہیں سمجھایا کہ سارا دن میں جماعت کے خلاف اخباروں میں مختلف نوعیت کی خبریں پڑھتا ہوں اور لوگوں سے مخالف باتیں بھی سنتا ہوں مگر خدا جانتا ہے کہ **جب میں گھر جا کر اپنا الفضل اخبار توجہ اور لگن سے پڑھتا ہوں تو سارے دن کی مخالفانہ باتوں پر یہ الفضل اخبار تریاق کا کام دیتا ہے اور مجھے ایسی راحت اور سکون ملتا ہے کہ خوشی سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔** وہ لوگ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے اور ورطۂ حیرت میں پڑ گئے کہ یہ ایسا الفضل اخبار ہے کہ اسے مخالفت کا اثر بھی نہیں ہونے دیتا تو یقین کیجئے یہ الفضل اخبار کی برکت ہی ہے کہ آج کے اس نازک دور میں بھی ہمیں حوصلے سے رکھا ہوا ہے۔

مجھے اپنے چند عزیز و اقارب کے پاس جا کر الفضل اخبار کی خریداری قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق اور ہمت بخشی میں نے ان سے کہا کہ الفضل اخبار ہمارے لئے ایک روحانی نہر ہے مخالفتوں کے باوجود اس اخبار نے ہمارے حوصلے بلند کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے گھر میں الفضل اخبار نہیں آتا تو کل صبح ہی ہاکر سے کہہ کر یہ اخبار ضرور لگوائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ان کے دلوں میں الفضل اخبار کی اہمیت اجاگر کی اور یہ لوگ اس الفضل اخبار کے خریدار بننے پر آمادہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 15 افراد کو اس اخبار کا خریدار بننے کا قائل کر چکا ہوں بعض نے بتایا کہ ہم تو باقاعدہ اس کے خریدار بن چکے ہیں۔

ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مالی مشکلات کی وجہ سے ہاکر نے اخبار دینا بند کر دیا۔ چند دنوں کے بعد میں نے ہاکر سے اخبار بند کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ کی ملازمت ختم ہوگئی ہے اب بل کون دے گا تو میں نے اس خدشہ کے پیش نظر اخبار بند کر دیا ہے وہ دوست کہنے لگے کہ میں واپس گھر آ کر ایک سوچ میں پڑ گیا اور وضو کر کے دو نفل صرف اخبار الفضل کے لئے پڑھے اور دعا کی کہ ''اے خدا تو جانتا ہے کہ میں مالی استطاعت نہیں رکھتا۔ مگر میرا دل الفضل اخبار کے لئے بے چین ہے۔ اب میں تیرا در چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جاؤں گا تو ایسے سامان پیدا کر کہ مجھے دوبارہ الفضل اخبار ملنے لگے، کہنے لگے ابھی میں فارغ ہی ہوا تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی میں باہر گیا تو ایک باریش آدمی کھڑا تھا اس نے مجھے بتایا کہ آج رات مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کا اخبار الفضل بند ہوگیا ہے تو میں نے سوچا دنیا میں وہی آدمی کامیاب ہے جو دوسروں کے کام آئے تو **آپ الفضل اخبار لگوائیں اس کا بل میرا لڑکا بیرون ملک سے ادا کیا کرے گا۔** میں نے اونچی آواز میں الحمدللہ پڑھا تو وہ آدمی غائب ہوگیا۔ صبح میں نے ہاکر سے کہا کہ کل سے الفضل اخبار ضرور دیا کرو آپ کو بل وقت پر مل جایا کرے گا۔

یوں اللہ تعالیٰ نے الفضل اخبار کے لئے اپنے فضل سے سامان پیدا کئے۔ اسی طرح ایک اور دوست نے بتایا کہ ہمارے گھر سے تھوڑی دور ہاکر ایک احمدی کے گھر الفضل اخبار دیا کرتا تھا۔ ہم ان سے لے کر پڑھ لیتے تھے ایک دن مجھے خیال آیا کہ چیز وہی اچھی ہوتی ہے جو اپنی ہو۔ میں نے صبح گلی میں کھڑے ہو کر ہاکر کا انتظار کیا جب وہ ان کے گھر اخبار دے کر چلنے لگا تو میں نے اسے کہا کہ کل صبح فلاں گھر میں بھی الفضل اخبار دیا کرو۔ وہ ہاکر یہ سن کر چلا گیا اور الفضل اخبار دینا شروع کر دیا۔ اس ہاکر نے بتایا کہ آپ لوگوں کے گھر اخبار دینے سے قبل میں فلاں گلی کے موڑ پر سائیکل کھڑی کر کے یہ اخبار پڑھتا رہا ایک دن مجھے اچانک خیال آیا کہ اس اخبار میں تو کوئی جھگڑے 'فساد' اغوا چوری کی خبر نہیں ہوتی خالصتاً ایک دینی اخبار ہے تو اس دن کے بعد میں خود بھی اس کا خریدار بن گیا گو میں احمدی نہیں ہوں مگر **اس اخبار کے مضامین بڑے اچھے اور تربیتی پہلو لئے ہوتے ہیں۔ جس کا میری طبیعت پر بہت اثر ہوا** تو واقعی یہ ایک دینی اور تربیتی اخبار ہے۔ اے کاش اسے اور لوگ بھی پڑھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ الفضل اخبار کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے اور اس اخبار کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو۔ آمین

مکرمہ کوثر ضیاء صاحبہ راولپنڈی سے لکھتی ہیں:۔

روزنامہ الفضل ہمارا پیارا روزنامہ ایماندارانہ اور شفاف صحافت کی ذمہ داریوں کو خوب نبھا رہا ہے۔ ہر خصوصی دن کے موقع پر ہونے والی اشاعت نے بے پناہ متاثر کیا۔ 14 ر اگست کے حوالے سے نمبر بہت خوب تھا۔ پاکستان کے خطے کی تاریخ 20 صدیوں کے حوالے، مشعل راہ سے انتخاب حکومت کی اطاعت کے بارے میں، پاکستان کے 2 قیمتی وجود جو حضرت مسیح موعود کے الہام کے مصداق بنے۔ بانی پاکستان کا تاریخی خطاب، پاکستان میں اقتدار اور تبدیلیوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ شمالی علاقہ جات سے کراچی تک کی سیر پُر لطف رہی۔

حدیث مبارکہ ہمیشہ کی طرح اشاعت سے متعلقہ تھی۔ ثاقب زیروی کا قائداعظم کو خراج عقیدت بہت اچھا لگا۔

گزشتہ دنوں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب خطبہ جمعہ میں الفضل بند ہونے کے بارے میں خدشہ کا اظہار کیا تو بہت دلی رنج ہوا، دعا کی توفیق پائی اسی رات خواب میں ہاتھ میں الفضل کا شمارہ دیکھا اور آواز آئی کہ **یہ تو دکھانے کے لئے بند ہوا تھا دوبارہ جاری ہوگیا ہے۔** الحمدللہ الفضل جاری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و اکرام کی بارش یونہی جاری رہے۔ الفضل یونہی صحافتی ذمہ داریوں کے ساتھ کماحقہٗ پورا اترتا رہے۔ اس کا معیار روز افزوں ترقی کرے۔

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ لکھتے ہیں:۔

خاکسار الفضل کا نہایت شکرگزار ہے کہ چند صفحات میں ہمیں بہت سی آگاہی مل جاتی ہے۔ چاہے وہ دین ہو یا دنیا کا کوئی شعبۂ زندگی ہو الفضل جب ملتا ہے تو تاریخ کی اہمیت کے حوالے سے حدیث مبارکہ اور اقتباس پڑھ کر اس دن کی اہمیت اور واضح ہو جاتی ہے اور پھر اعلانات وغیرہ کے ذریعہ سے احمدیوں کے ہم و غم میں شرکت کی توفیق ملتی ہے اور بلاشبہ یہ اپنی نوعیت کا واحد اور اہم اخبار ہے جو ہماری ذہنی نشو ونما کے لئے اکسیر ہے۔ **چند دن اگر مجھے الفضل نہ ملے تو عجیب سی دل میں بے چینی رہتی ہے کہ کہیں سے مل جائے تا کہ میں اپنی پیاس بجھا سکوں۔** خدا کرے کہ یہ الفضل اور پھلے اور پھولے اور مزید وسعتیں حاصل کرتا رہے تا کہ اشاعت دین کا یہ ذریعہ مزید مؤثر اور عالمگیر ہو جائے۔

مکرم محمد خورشید قریشی صاحب پنڈی دھوتراں منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں:۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کے لئے یہ پرچہ روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر فرد جماعت اس سے اپنی روحانی پیاس بجھاتا ہے۔

جماعت کے عام افراد اور سلسلہ کے مربیان و معلمین اسے کیا اہمیت دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ حاضر خدمت ہے۔

1984ء میں جب الفضل بند ہوا تو ہمارے ایک مربی حلقہ سعد اللہ پور (ضلع گجرات) موجودہ منڈی بہاؤالدین میں متعین تھے اس وقت ان کا حلقہ بہت وسیع تھا یعنی شادیوال تا رجوعہ۔

یہ اللہ کا بندہ باقاعدہ اپنے حلقہ کا دورہ کرتا۔ تربیتی امور انجام دیتا اور اپنے ہاتھ سے الفضل نما پرچہ بنا کر اس کی فوٹوسٹیٹس حلقہ میں تقسیم کرتا تھا۔ تو الفضل نہ خود کسی سے رشتہ توڑتا ہے اور نہ اس کے چاہنے والے اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن اپنی ذات میں اس کی عظمت بے مثال ہے۔

مکرم عبدالباسط صاحب ملتان لکھتے ہیں:۔

الفضل پڑھ کر دلی طور پر خوشی ہوتی ہے۔ خدا کے فضل سے ایک معیاری اخبار بن گیا ہے۔ میرے پاس قریباً دو غیر از جماعت اور تین احمدی احباب روزانہ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید احسن رنگ میں اس پیارے اخبار کو چلانے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں لکھتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس نصرت جہاں کو روزنامہ الفضل کا بھرپور تعاون حاصل ہے اور ہمارے اکثر قابل اشاعت نوٹس، مضامین، اعلانات اور رپورٹس آپ پہلی فرصت میں شائع کرتے ہیں۔ اس تعاون اور نوازش پر خاکسار ازحد ممنون ہے۔

میدان عمل میں خدمت کرنے والے واقفین پر ان شائع شدہ مضامین کا جو بابرکت اور مثبت اثر ہوتا ہے اس کی ایک مثال کے طور پر مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال امبالے، یوگنڈا کی طرف سے آمدہ Email آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اس Email میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ **اخبار الفضل میں نوٹ پڑھ کر دونوں میاں بیوی آبدیدہ ہوگئے اور پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کے لئے اپنی کمر ہمت کس لی ہے۔**

مکرم ڈاکٹر رفیع احمد صاحب نے اس خوشی کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس طرح کارگزاری کی رپورٹس شائع ہونے پر پشاور میں مقیم ان کے خاندان اور ربوہ کے دوست احباب پر بھی ان کے بارہ میں اچھے تاثرات قائم ہوں گے اور اعزاز ہوگا۔ خاکسار آپ کے غیر مشروط تعاون پر ایک بار پھر شکرگزار ہے۔

مکرم رانا منیب احمد خان صاحب لکھتے ہیں:۔

میرے نانا چوہدری عبداللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی کو حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ الفضل اور دوسرے جماعتی رسالے بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ آپ نے روزنامہ الفضل

گاؤں میں اپنے نام جاری کروایا ہوا تھا۔ آپ الفضل کا بغور مطالعہ کرتے تھے پھر چونکہ میری نانی اماں پڑھنا نہیں جانتی تھیں اُن کو بھی اور دوسرے افراد کو بٹھا کر الفضل میں سے احادیث اور ارشادات بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھ کر سُناتے تھے۔ یہ اُن کا روزانہ کا معمول تھا آپ کہا کرتے تھے کہ **الفضل ایک نعمت ہے اس کی قدر کیا کرو** جب کچھ دیر کے لیے الفضل پر عارضی پابندی لگی تو آپ پرانی الفضل نکال کر پڑھتے اور گھر والوں کو پڑھ کر سُناتے تھے۔

(الفضل 20/اگست 2009ء)

مکرم عبدالعزیز خان صاحب لاہور لکھتے ہیں:۔

میرے والد مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی گھر میں روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالے باقاعدگی سے منگواتے تھے۔ آپ امام الصلوٰۃ تھے اور جمعہ بھی پڑھاتے تھے۔

آپ میں یہ خوبی تھی کہ الفضل سے خلفاء کرام کے خطبات پورے کے پورے اپنی مادری زبان پنجابی میں ترجمہ کر کے سناتے تھے۔ کیونکہ اس وقت حاضرین کی اکثریت اردو نہ سمجھتی تھی۔ (خاکسار، عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل آپ کا پوتا ہے)۔

مکرم عرفان احمد بٹ صاحب فیصل آباد لکھتے ہیں:۔

خاکسار نے کچھ عرصہ پہلے الفضل بند کروا کر ایک ہفت روزہ رسالہ لگوایا مگر میرے ابا جان مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب نے وفات سے کچھ روز قبل سخت تاکید کی کہ رسالہ بند کروا کر الفضل لگواؤ کیونکہ جو الفضل کا مقام ہے وہ کسی اور کا نہیں۔ خاکسار نے رسالہ تو بند کروا دیا لیکن الفضل لگوانا بھول گیا۔ ابا جان نے پھر تاکید کی۔ آپ کی وفات کے تین دن بعد دوبارہ الفضل لگوائی۔ (الفضل 19 مارچ 2010ء)

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

میری نانی محترمہ نواب بیگم صاحبہ الفضل بڑے اہتمام سے پڑھتی تھیں۔ دیگر کسی اخبار کا مطالعہ پسند نہ تھا۔

الفضل نہ ملنے کا شکوہ

آج سے 81 سال پہلے کا ایک خط

جو احباب الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں کوئی پرچہ نہ ملنے پر جس قدر تکلیف ہوتی ہے اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے خط سے لگ سکتا ہے جو ولایت سے ایک عزیز نے لکھا ہے۔

''ہندوستان میں خریدار قادیان خود آ سکتا ہے۔ لیکن مجھے قادیان بلکہ تمام احمدی دنیا کی خبریں صرف الفضل سے مل سکتی ہیں۔ اور نہ صرف خبریں بلکہ الفضل مضبوطیٔ ایمان اور تقویٰ کا موجب ہوتا ہے۔ اگر آئندہ الفضل مجھے ہر ہفتہ نہ ملا یا کوئی نمبر کم ملا تو میں حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں شکایت کروں گا۔ آپ شاید یہ سمجھتے ہوں گے کہ چلو جی اگر اسے ایک ہفتہ اخبار نہ ملے گا تو اتنے دور سے وہ کیا کر لے گا۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے ہندوستانی ڈاک میں سب سے زیادہ انتظار الفضل کا ہوتا ہے اور اگر مجھے الفضل نہ ملے تو جو تکلیف مجھے ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ آپ خود ہی لگا لیں۔ الفضل میری روحانی غذا ہے۔ اگر مجھے یہ نہ ملے تو میں بھوکا رہتا ہوں۔ براہ نوازش آئندہ خاطر خواہ انتظام فرماویں۔ والسلام

(اسداللہ خان از لندن)

(الفضل 19 فروری 1929ء)

تاثرات بابت سالانہ نمبر 2009ء

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:۔

روزنامہ کا خاص نمبر سالانہ مل گیا ہے۔ بہت ہی خوبصورت، بیوت الذکر جماعت احمدیہ کی تصویروں سے بھرا ہوا۔ عبادات کے اہم ستون نماز باجماعت کی طرف توجہ دلانے کے لئے بزرگوں کے بہترین مضمون جن کو پڑھ کر ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خانہ کعبہ خدا کے پہلے گھر کی تصویر۔ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے عبادات کے بارے میں روحانی پیغامات جن کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بن سکتا ہے۔ جس قدر محنت سے یہ الفضل کا نمبر شائع کیا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ میرے رائے میں اس کو کتابی شکل بھی دی جائے تو اور زیادہ بہتر ہوگا۔

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:۔

سالانہ نمبر الفضل نماز ملا بہت خوب ہے آپ کی کاوش کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکا نماز کے بارے میں مختلف حوالہ جات کا ذکر کرنے اور احباب جماعت کے لئے نماز کی اہمیت اور فوائد کا ذکر ہمارے لئے ازدیاد ایمان اور تازگی کا موجب ہوا۔ آپ کی سعی قابل صد تعریف ہے۔ بہت ہی اچھا قدم اٹھا کر ہم پر بہت بڑا احسان عظیم کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں:۔

روزنامہ الفضل کا سالانہ 2009ء نماز نمبر موصول ہوا۔ ماشاء اللہ بہت اچھا کام ہوا ہے۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ قرآن، حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات اور علماء کرام کے مضامین نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ نظمیں بھی نہایت اعلیٰ ہیں۔ چاروں براعظموں کی بیوت الذکر دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح جماعت کو بے سروسامانی کی حالت میں تعمیر کی توفیق ملی ہے۔

میری طرف سے ایڈیٹوریل بورڈ اور کارکنان کو مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے لفظ لفظ اور حرف حرف پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر گوئٹے مالا لکھتے ہیں:۔

الفضل کا سالانہ نمبر 2009ء جو دراصل نماز نمبر ہے موصول ہو گیا ہے۔ اسے پڑھ کر جہاں خوشی ہوئی وہاں الفضل کے سارے عملہ اور مضمون نگاروں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے پایاں فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

عبادت ہی تو انسانی پیدائش کی غرض ہے جس کو قرآن کریم، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے۔ وضو کے جسمانی فوائد و برکات۔ نماز کے فضائل و برکات۔ نماز کی فلاسفی۔ رسول اللہ ﷺ کی نمازیں۔ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی دلگداز نمازیں اور نماز سے متعلقہ دیگر اہم مضامین اس نمبر میں بیان کئے گئے ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک میں تعمیر کردہ بیوت الذکر کی دیدہ زیب تصاویر اور پیارے امام حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قارئین الفضل کے لئے محبت بھری دعاؤں کے ساتھ دلکش و حسین جمیل فوٹو نے اس نمبر کو بہت ہی پُرکشش بنا دیا ہے۔ اس نمبر کی اشاعت پر آپ کو اور دیگر رفقاء کار کو محبت بھرا سلام اور مبارکباد۔

اس کے علاوہ چین سے منشا احمد نیر صاحب نے، نیز کینیڈا اور سوئٹزرلینڈ سے بھی احباب نے ای میل کے ذریعہ پُرخلوص جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 10

مولوی محمد سلیمان صاحب

مولوی محمد سلیمان صاحب غوری اسلامیہ سکول فاضل کا سے رقمطراز ہیں کہ

اس شورش اور فتنہ کانگرس کے ایام میں مسلمانوں کو آپ کے اخبار کی راہنمائی کی ازحد ضرورت ہے۔ مگر مسلمان ابھی ایسے تنگ نظر ہیں کہ مخالف عقیدہ جماعت کے اعلیٰ نمونہ کو بھی دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ قادیان سے خواہ کیسی ہی بہی خواہ...... آواز اٹھے۔ ان کے دماغوں میں نہیں سماتی۔

(الفضل 19 جون 1930ء ص 2)

مفتی جلال الدین صاحب سرینگر

سرینگر 9 فروری مفتی جلال الدین صاحب سرینگر سے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال فرماتے ہیں:۔

براہ مہربانی کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی طرف سے عید کی دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ مسلمانان کشمیر اس ہمدردانہ امداد کا جو آپ نے ہمیں دی اور اس گہری دلچسپی کا جو آپ نے ہمارے معاملہ میں لی۔ مخلصانہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(الفضل 14 فروری 1932ء)

تعلیمی سیمینار

(جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

مکرم عبدالاعلیٰ صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 23 مئی 2010ء بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں زیر صدارت مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک تعلیمی سیمینار منعقدہ ہوا۔ جس میں میٹرک سے نچلی کلاسوں کے طلباء، طالبات اور والدین شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ دو ماہر تعلیم مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع اور مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب زعیم اعلیٰ بیت التوحید لاہور بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن نے اطفال اور ناصرات کو تلاوت قرآن کریم اور نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم عبدالاعلیٰ صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ جو کہ نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھتیجے ہیں نے اس تعلیمی سیمینار کا تعارف اور ڈاکٹر صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب نے آسان زبان میں بچوں کو پڑھائی کیسے کرنی ہے اور امتحان کی تیاری کیسے کرنی ہے۔ طریقہ کار بتائے۔ مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب نے تعلیم کی ضرورت و اہمیت اور نمایاں کامیابی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر مجلس نے ان طلباء اور ننھی منی طالبات میں اول دوئم آنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے جن کے نام یہ ہیں عزیزم شیخ مبارک احمد، عزیزم سید صبیح احمد، عزیزم محمد سراب احمد، عزیزم رانا فرقان احمد، عزیزم حمزہ، عزیزم ماہر احمد، عزیزم ذیشان احمد، عزیزم فیصان احمد، عزیزہ میمونہ ماہ مہمان خصوصی نے نصائح کرتے ہوئے کہا کہ بچے قرآن کریم، حدیث، کتب حضرت مسیح موعود اور کتب خلفاء ضروری دنیوی تعلیم کے ساتھ مطالعہ کرتے رہیں۔ اور ایم ٹی اے دیکھا کریں۔ آخر میں مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع نے دعا کروائی۔

اخبار الفضل کی خدمات۔ معاصرین کی نگاہ میں

1928ء میں حضرت مصلح موعود نے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد رکھی اس موقع پر الفضل ہر سال خاتم النبیّین نمبر شائع کرتا تھا۔ اس پر بعض تبصرے پیش خدمت ہیں۔

اخبار مشرق کا تبصرہ

اخبار مشرق اپنے 21 جون 1928ء کے پرچے میں لکھتا ہے:۔

12 جون کو خاتم النبیّین نمبر الفضل نے شائع کیا ہے۔ اس میں حضرت رسول کریم ﷺ کے سوانح حیات و واقعات نبوۃ پر بہت کثرت سے مختلف اوضاع وانواع کے مضامین ہیں اور ہر مضمون پڑھنے کے قابل ہے۔ ایک خصوصیت اس نمبر میں یہ ہے کہ ہندو اصحاب نے بھی اپنے خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا ہے۔ جو سب سے بہتر چیز ہندوستان میں بین الاقوام اتحاد پیدا کرنے کی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتوں نے اپنے پیغمبر کے حالات پہ بہت کچھ لکھا ہے۔ اس نمبر کی قیمت 4 آنے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہماری رائے ہے کہ 17 جون کو جو لیکچر دیئے جائیں ان سب کو ایک بڑی کتاب میں طبع کرنا چاہئے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ان لیکچروں کے جمع کرنے کا انتظام کس طرح ہوگا۔ یہ بھی خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔

بہرحال جماعت احمدیہ نہایت اہم اور ضروری کام کر رہی ہے۔ (بحوالہ الفضل 3 جولائی 1928ء ص3)

محمد بخش صاحب کا تبصرہ

جناب محمد بخش صاحب حنفی چشتی چک نمبر 36 شمالی سرگودھا تحریر فرماتے ہیں:۔

الفضل کا خاتم النبیّین نمبر بہزار شکریہ قبول ہوا۔ حضرت نبی مبارک ﷺ کے شان مبارک میں احمدی فضلاء کے مضامین خاص کر طبقۂ نسواں کے بیش بہاء اور قابل لاکھ لاکھ تحسین کے ہیں لاریب جماعت احمدیہ جملہ فرقہ ...... میں ترقی اور اشاعت ...... میں پہلی قطار میں ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ایسا عمدہ قیمتی نمبر 4 آنے کا پرانے خریداروں کو کس طرح مفت دے کر ایسے عظیم خرچ کا الفضل اور جماعت نے بار عظیم اٹھایا۔

(بحوالہ الفضل 31 جولائی 1928ء ص11)

رام چند منچندہ ایڈووکیٹ

جناب لالہ رام چند صاحب منچندہ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے اہل قلم کے قیمتی مضامین کو جو تمام کے تمام حضرت رسولؐ اللہ کی پاک ذات اور سوانح عمری کے متعلق ہیں۔ نہایت ہی مسرت اور دلچسپی سے پڑھا اور اپنی واقفیت کو بہت زیادہ بڑھانے کا نادر موقعہ حاصل کیا جس کے لئے میں آپ کا نہایت ہی مشکور ہوں اور اس لئے بھی کہ آپ نے میرے مضمون کو اس قدر اہمیت دی اور اپنے قیمتی اخبار کے ایک نمایاں صفحہ پر زینت بخشی۔ جس ارادے سے آپ نے مجھے ارشاد فرما کر مضمون حضرت کی پاک ہستی کے متعلق مانگا۔ میں اس کی دل سے قدر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لکھے پڑھے ہندوؤں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کے مشن کے متعلق صحیح صحیح واقفیت ہو اور وہ ہندو ہوتے ہوئے بھی ان کی عزت کریں اور ان کے کام کی قدر۔ اس وقت دونوں ہندو مسلم دل و دماغ تعصب کے روگ سے میلے ہو رہے ہیں اور انصاف اور حق کو برطرف کر کے سوائے ایک دوسرے کے لیڈروں کی برائیوں کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ اس صدیوں کی میل کو دور کرنا بیشک مشکل کام ہے اور میں چاہتا تھا کہ اس کی ابتدا ...... بھائیوں کی طرف سے ہو۔ خوشی کا مقام ہے کہ اس کا آغاز ہوگیا اور اس کا اثر کچھ سالوں کے بعد اپنا اثر دکھلائے گا اور اگر استقلال کے ساتھ اس کو جاری رکھیں تو آج سے تیس سال بعد کئی ہندو گھرانوں میں پیغمبر صاحب کی برسی منائی جائے گی اور جو کام مسلم بادشاہ ہندوؤں سے نہیں کرا سکے وہ آپ کرا سکیں گے ملک میں امن ہوگا، خوشحالی ہوگی، ترقی اور آزادی ہوگی اور ہندو مسلم باوجود مذہبی اختلاف کے بھائیوں کی طرح رہیں گے۔

آج بذریعہ ڈاک الفضل کی ایک دوسری کاپی بھی پہنچ گئی ہے۔ مشکور ہوں پہلی کاپی میں نے ایک دوست کی نذر کر دی ہے تا کہ وہ بھی آپ کے کام کی قدر کریں۔ میں شکریہ کے ساتھ اس نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ (الفضل 11 جون 1929ء)

ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی
محمد یعقوب

31 ہمالیہ کلب۔ منصوری۔ 6 جون 1929ء

آپ کا عنایت نامہ اور الفضل کا رسول نمبر پہنچے۔ الفضل کا یہ پرچہ کیا باعتبار مضامین کے اور کیا باعتبار چھپائی وغیرہ کے نہایت عمدہ ہے اور میں آپ کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب عفی عنہ

(الفضل 18 جون 1929ء ص1)

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف لکھنؤ

لکھنؤ کے مشہور انگریزی اخبار انڈین ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے پرچہ 14 جون 1929ء میں الفضل کے خاتم النبیّین نمبر پر ریویو کیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

’’قادیان کے ہفتہ میں دوبار اخبار الفضل نے اپنا خاص نمبر 76 صفحہ کا بہت قلیل قیمت پانچ آنے پر بانی اسلام کے یادگاری دن جو کہ تمام ہندوستان میں 2 جون کو منایا گیا شائع کیا ہے۔ یہ خاص نمبر محمد ﷺ کی سیرت کے متعلق مسلم و غیر مسلم معززین کے مضامین اور نظموں پر مشتمل ہے اور قابل دید ہے۔

اخبار کشمیری لاہور

معاصر ’’کشمیری‘‘ (لاہور) 14 جون رقمطراز ہے۔

الفضل کے خاتم النبیّین نمبر کی کئی دنوں سے دھوم تھی۔ آخر 31 مئی کو یہ نمبر دیدہ زیب جاذب توجہ شکل اور صوری و معنوی خوبیوں کے ساتھ شائع ہوگیا۔ اس میں تیس مردوں کے مضامین ہیں جن میں چار ہندو بزرگ بھی ہیں اور ایک عیسائی ہے باقی ...... کے مضامین ہیں۔ جن میں زیادہ حصہ احمدیوں کا ہے۔ چودہ خواتین نے رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ آنحضرتؐ کا عورتوں اور بچوں سے کیا سلوک تھا۔ سترہ نظمیں ہیں۔ جو مسلم و غیر مسلم اصحاب کی طرف سے ہیں۔ اس نمبر میں رسول کریم کی زندگی پر ہر پہلو سے بحث کی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ انسان تھے تو کس قسم کے تھے نبی تھے تو کس قسم کے تھے اور خاوند تھے تو کس قسم کے تھے۔ بیماروں سے بوڑھوں سے اپنوں سے غیروں سے غلاموں سے کس قسم کے پاکیزہ خصائل کا برتاؤ کرتے تھے۔ نظم ونثر کا یہ پاکیزہ مجموعہ جس کا حجم بڑے سائز کے 76 صفحہ تک ہے صرف پانچ آنہ میں مہتمم الفضل قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتا ہے۔

(الفضل 21 جون 1929ء)

اخبار سیاست لاہور

اخبار سیاست لاہور 16 جون 1929ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

قادیان کے مشورے سے ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر تمام ہندوستان میں جلسے ہوتے ہیں جن میں رسول ﷺ (فداہ ابی وامی) کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ امسال 2 جون کو یہ جلسے ہوئے اس موقعہ پر قادیان کے اخبار الفضل نے خاتم النبیّین نمبر نکالا تھا۔ یہ نمبر ہماری نظر سے گزرا ہے۔ اس میں ملک کے بہترین انشاء پردازوں کے قلم سے اسوہ حسنہ رسول پاک کے متعلق مضامین موجود ہیں ہر مضمون اس قابل ہے کہ موتیوں سے تولا جائے۔ فاضل مدیر کی محنت قابل داد ہے کاغذ دبیز اور سفید، کتابت وطباعت دیدہ زیب۔ (الفضل 25 جون 1929ء ص1)

اخبار منادی دہلی

اخبار منادی 21 جون 1929ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

اس سال بھی اخبار الفضل کا خاتم النبیّین نمبر نہایت قابلیت اور عرق ریزی سے مرتب کیا گیا ہے جو 4/(26x20) سائز کے 74 صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف اقوام کے اکابر و مشاہیر کے لکھے ہوئے 36 مضمون اور 16 نظمیں درج کی گئی ہیں۔ یہ مضمون مختلف عنوانوں کے ماتحت لکھے گئے ہیں اور ان میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مبارک زندگی کے ہر پہلو پر مبصرانہ خامہ فرسائی کی گئی ہے جس کے مطالعہ سے گوناگوں معلومات کے حصول کے علاوہ ایمان بھی تازہ ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک اس اخبار کا یہ نمبر اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کا مطالعہ کرے۔ کاغذ سفید لکھائی چھپائی خاصی۔ (الفضل 25 جون 1929ء ص1)

اخبار مشرق

گورکھ پور کا معاصر ’’مشرق‘‘ مسلمانوں کا ایک پرانا اور بااثر اخبار تھا۔ جو مسلمانوں کے مفاد اور بہتری کے متعلق صائب اور درست رائے رکھنے کی وجہ سے خاص طور پر شہرت رکھتا اور سنجیدہ و متین حلقہ میں قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس نے اپنے ایک پرچہ میں مسلمانوں کو الفضل کے مطالعہ کی حسب ذیل الفاظ میں تحریک کی۔

الفضل قادیان یہ پرچہ سہ روزہ قادیان سے نکلتا ہے اور سلسلہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ آجکل مسلمانان ہند کے متعلق اس کا نقطۂ خیال بہت صحیح ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر انجمن اسلامیہ اور ہر مسجد میں اس کی رسائی ہو۔ عقائد سے کوئی واسطہ نہ رکھو، نہ ان کو پڑھو، صرف اتحاد بین المسلمین کے مسئلہ کو دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔ آٹھ روپے سالانہ قیمت ہے اور ...... جذبات کی پوری تائید کرتا ہے اور حضور انور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا بڑا متبع ہے۔ (بحوالہ الفضل 2 ستمبر 1927ء ص4)

حکیم محمد عبدالرحمان صاحب

حکیم محمد عبدالرحمٰن صاحب مالک دواخانہ رحمانی ضلع حصار سے لکھتے ہیں:۔

الفضل میاں محمد ابراہیم صاحب کی دکان پر میری نگاہ سے گزرا۔ میں آپ کے آزاد اور پابند شریعت اور سچے خیالات کو نہایت عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور پرچہ ہذا ...... کا سچا رہبر سمجھتا ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کے پرچے اور خیالات کی تبلیغ کروں۔

چندہ سالانہ دس روپے پرچہ کی خوبیوں اور عظمت کے اعتبار سے بہت کم ہے۔ بذریعہ وی پی چھ ماہ میرے نام جاری فرماویں۔

باقی صفحہ 9 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فہیم الدین وسیم صاحب کی شادی 4/اپریل 2010ء کو کراچی میں انجام پائی اور دعوت ولیمہ 11/اپریل کو ربوہ میں ہوئی جس میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کرائی۔ مکرم فہیم الدین صاحب وسیم کے نکاح کا اعلان 20/فروری 2009ء کو احمدیہ ہال کراچی میں خطبہ جمعہ سے قبل مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ نے مکرمہ ثمرینہ طلعت صاحبہ بنت محترم ملک منور احمد صاحب آف کورنگی کراچی کے ہمراہ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم فہیم الدین وسیم صاحب محترم نورالدین صاحب خوشنویس کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ راشدہ داؤد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم محمد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26 مئی 2010ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام مسرور احمد تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم محمد اسلم صاحب چک نمبر 565 فیصل آباد کا پوتا اور مکرم سمیع اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیز سلسلہ احمدیہ کا خادم اور والدین کا خدمت گزار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حمید الدین صاحب خوش نویس ناصر آباد شرقی ربوہ کی ناک کا آپریشن پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد میں کامیابی کے ساتھ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عزیز احمد صاحب کارکن شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک عزیز مکرم محمد اسلم صاحب حافظ آباد کے ہم زلف مکرم محمد امین صاحب خالد آف دارالفضل حال جرمنی آج کل بیمار ہیں ان کی حالت کافی پریشان کن ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے ان کو جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کی ہر قسم کی پریشانیوں کو دور کردے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم محمد منور صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب شہید ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پیارے بیٹے عزیزم ولید احمد کی شہادت کے بعد احباب جماعت اندرون پاکستان و بیرون پاکستان نے جس محبت اور شفقت سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ اس کے شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور عزیزم موصوف کی شہادت قبول ومنظور فرماتے ہوئے اپنی جناب سے اس کمی کو پورا فرمائے۔ اسی طرح تمام شہداء کرام کے خون کے طفیل اللہ تعالیٰ جماعت کیلئے خیر وبرکت کے دروازے کھول دے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا پوتا عزیزم روشان ثاقب ابن مکرم نجم الثاقب صاحب جرمنی پانچ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 11/پریل 2010ء کو 13 ماہ کی عمر میں جرمنی کے ایک ہسپتال میں وفات پا گیا۔ اس سے کچھ عرصہ قبل ان کا پہلا بیٹا ایک سفر کے دوران پانچ ماہ کی عمر میں اچانک اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ یکے بعد دیگرے ان دونوں بچوں کا چلا جانا خاندان کیلئے بہت تکلیف کا باعث ہے۔ خاص طور پر ان کے والدین کیلئے بڑی صبر آزما گھڑی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالمنان صاحب عمر 57 سال سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 2 جون 2010ء کو طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد قضاء الٰہی سے وفات پا گئے مقامی طور پر ان کی نماز جنازہ اقبال ٹاؤن میں مرحوم کے بھائی مکرم عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے پڑھائی موصی ہونے کی وجہ سے میت کو ربوہ لے جایا گیا اور وہاں عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کروائی۔ آپ مکرم محمد اسماعیل صاحب کے بیٹے تھے مورخہ 28 مئی 2010ء کو آپ کے بھتیجے مکرم وسیم احمد صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے۔ آپ واپڈا میں ڈائریکٹر کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے اسی طرح ایک طویل عرصہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن میں سیکرٹری مال رہے اور نہایت محنت کے ساتھ خدمات سر انجام دیتے رہے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں نمایاں جذبہ رکھتے تھے۔ آپ سادہ طبیعت نیک پرہیزگار عبادت گزار تھے اور خلافت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ رضوانہ منان صاحبہ بھی لجنہ کی خدمات انجام دیتی ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم صفوان احمد صاحب، مکرم روحان احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم ذیشان احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ کاشف منان صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

مکرم عاطف محمود ثاقب صاحب رچنا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد شریف صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم پھلو کی ضلع گوجرانوالہ حال رچنا ٹاؤن لاہور مورخہ 15 مئی 2010ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 16 مئی کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم 23 سال کی عمر میں خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر 1949ء میں فرقان فورس میں شامل ہوئے۔ 1980ء تا 2005ء تقریباً 25 سال تک صدر جماعت احمدیہ پھلو کی رہے۔ اور اس عرصہ میں تقریباً 15 سال زعیم انصاراللہ بھی رہے۔ ان کی صدارت کے دوران ہی پھلو کی میں بیت الذکر تعمیر کی گئی۔ مرحوم صوم وصلوٰة کے پابند، تہجد گزار، داعی الی اللہ، مہمان نواز اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ دو دفعہ جلسہ سالانہ قادیان اور ایک دفعہ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، 2 بیٹے مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب آسٹریلیا، خاکسار اور 7 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اس دکھ اور مشکل گھڑی میں احباب جماعت اور عزیز واقارب نے تعزیت کی اور دکھ میں شریک ہوئے خاکسار ان سب افراد کا تمام پسماندگان کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے خدا تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم اسرار احمد صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالصمد خان صاحب)

مکرم اسرار احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے سسر محترم عبدالصمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 15 بلاک نمبر 63 دارالعلوم شرقی برقبہ 1 کنال منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ نصیرہ خانم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم ساجد احمد خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ منصورہ خانم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم ماجد احمد خان صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ راشدہ خانم صاحبہ مرحومہ (بیٹی)

ورثاء مرحومہ

(i) مکرم اسرار احمد صاحب (خاوند)
(ii) مکرم فارس احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ربوہ سے سیالکوٹ
نان سٹاپ
براستہ گوجرانوالہ۔ڈسکہ
سیالکوٹ سے خواجہ ٹریولز صبح 7:00 بجے
ربوہ سے دوپہر 2:00 بجے دن
ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
0345-7874222, 047-6214222

خبریں

ویلیوایڈڈ ٹیکس مسترد، جی ایس ٹی میں اضافہ واپس

فنانس بل اور وفاقی بجٹ 11-2010ء کے بارے میں قائمہ کمیٹی خزانہ کی 74 سفارشات پر مشتمل رپورٹ سینٹ میں پیش کردی گئی ہے اور ایوان بالا نے ان سفارشات کو اتفاق رائے سے منظور کر کے انہیں قومی اسمبلی کو بھجوا دیا ہے۔ رپورٹ میں گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 60 فیصد افسروں کی تنخواہوں میں 40 فیصد اضافے اور کم از کم تنخواہ 9 ہزار روپے مقرر کرنے کی سفارشات کی ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس میں اضافے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اسے واپس لیا جائے۔

کسی سیاسی جماعت کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے کسی سیاسی جماعت کے خلاف کوئی جارحانہ عزائم نہیں ہیں۔ حکومت اور اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں گی، تمام فیصلے قومی مفادات اور اپوزیشن کو اعتماد میں لے کر کرتے ہیں۔ جمہوری حکومت تمام سیاسی قوتوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھے گی جبکہ ملک میں جمہوری نظام درست سمت کی جانب بڑھ رہا ہے۔

حملے، جھڑپیں 11 فوجی جاں بحق، 53 عسکریت پسند ہلاک

باجوڑ، سوات اور جنوبی وزیرستان میں حملوں اور جھڑپوں کے دوران 11 فوجی جاں بحق اور 53 عسکریت پسند ہلاک ہوگئے۔ غنڈائی اور سمئی میں شدت پسندوں کے ٹھکانوں پر سیکیورٹی فورسز نے ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ اور بھاری توپ خانے سے شدید گولہ باری کی۔

آئندہ ہفتوں میں غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ ختم ہو جائے گی

پیپکو کے ڈائریکٹر جنرل محمد خالد نے کہا نجی پاور کمپنیوں سے بجلی کی پیداوار ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی ہے، اگلے ہفتوں میں شدید گرمی کے باوجود غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نہیں کرنا پڑے گی۔ ایک نجی ٹی وی کے مطابق ڈی جی پیپکو نے کہا کہ چشمہ ایٹمی بجلی گھر کی سالانہ مرمت کے بعد تین سو میگاواٹ کی پیداوار بحال ہوگئی ہے جبکہ مظفر گڑھ بجلی گھر کے دو یونٹ بھی جلد ہی تین سو چالیس میگاواٹ دینا شروع کر دیں گے۔

جعلی ڈگریوں والے مستعفی ہو جائیں

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آئندہ کسی جعلی ڈگری والوں کو الیکشن کیلئے پارٹی ٹکٹ نہیں دیں گے۔ جعلی ڈگری والے ارکان اسمبلی شرمندگی سے بچنے کیلئے مستعفی ہو جائیں کیونکہ دھوکہ کرنے والوں کو عوام کی نمائندگی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جعلی ڈگریوں کے معاملے پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

سانحہ لاہور کے زخمیوں کیلئے

درخواست دعا

۞ مورخہ 28 مئی 2010ء کو بیت النور اور دارالذکر لاہور میں ہونے والے دہشت گردی کے انتہائی افسوسناک سانحہ میں زخمی افراد میں سے بعض احباب شدید زخمی ہیں۔ احباب جماعت ان تمام زخمیوں کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بکثرت دعائیں کرتے رہیں۔ نیز دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم راجہ غالب احمد صاحب نائب امیر ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری سراج دین صاحب کینال پارک گلبرگ بھی سانحہ لاہور میں شدید زخمی ہوئے۔ انہیں پانچ گولیاں لگی تھیں۔ شیخ زاید ہسپتال لاہور میں اس وقت زیر علاج ہیں۔ ایک آپریشن ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم شمیم احمد محمود صاحب II جوہر ویو نیوکیمپس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اور میرے بیٹے نسیم احمد کو مورخہ 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن میں دہشت گردی کے دوران تہہ خانہ میں جاتے ہوئے سیڑھیوں پر گرنے سے شدید چوٹیں لگی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم سعید احمد ناصر صاحب 9 جوہر ویو نیوکیمپس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں دہشت گردی کے واقعہ کے دوران خاکسار کو کلائی پر چوٹ لگی ہے۔ جبکہ میرے بیٹے کو کندھے پر چوٹ آئی ہے۔ سوزش تو ختم ہوگئی ہے۔ لیکن درد ابھی باقی ہے۔ شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

فری کورسز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت میں کالج کی ریگولر طالبات کیلئے فری کورسز کی ایک سیریز کا آغاز ہو رہا ہے۔ جس میں روزمرہ زندگی سے متعلق مفید کورسز شامل ہیں۔ اس سلسلے کا پہلا Basic IT Course مورخہ 21 جون تا 30 جون جاری رہے گا۔ تمام ریگولر طالبات ان کورسز سے ضرور مستفید ہوں۔ نیز Communication Skill in English & Urdu, Civil Defence اور دیگر کورسز کی تفصیلات کیلئے کالج سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

فٹ بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

۞ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ حلقہ وائز منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کا آغاز مورخہ 17 مئی 2010ء کو ہوا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ کے ہر بلاکس کی دو بہترین ٹیمیں شامل کی گئی۔ ٹورنامنٹ میں فائنل سمیت کل 31 میچز کھیلے گئے۔ تمام میچز صبح و شام جاری رہے۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور نصیر آباد غالب کے درمیان دارالیمن شرقی کی گراؤنڈ میں مورخہ 13 جون 2010ء کو کھیلا گیا۔ جو کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ نے پنلٹی ککس پر جیت لیا۔ ٹورنامنٹ کے تمام میچز دارالرحمت وسطی اور دارالیمن شرقی کی گراسی گراؤنڈز میں کھیلے گئے۔ مورخہ 13 جون کو اختتامی تقریب بھی منعقد کی گئی جو میچ کے فوراً بعد گراؤنڈ میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید فرخ احمد شاہ صاحب ایڈیشنل ناظم صحت جسمانی نے تمام انتظامیہ اور ریفری صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ جن کے تعاون سے ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اس کے بعد انہوں نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔

ٹورنامنٹ کی رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی مکرم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر نصائح کے بعد دعا کروائی۔

☆......☆......☆

ضرورت گھریلو ڈرائیور

عمر 45 تا 50 سال۔ معقول تنخواہ رہائش و کھانا فری

رابطہ کیلئے سعادت احمد گھمن سیالکوٹ

0345-8410040

جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم

- ساؤنڈ پروف لیبر روم Feotal Doppler اور CTG کے ساتھ
- جدید Anaesthesia مشین اور Ventilator کے ساتھ
- Bipolar diathermy اور Auto Clave کے ساتھ
- دوران آپریشن Cardiac Monitor کے ذریعہ بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن، آکسیجن، ٹمپریچر اور ECG کی مسلسل مانیٹرنگ
- Centarlized oxygen کی سہولت
- مریضوں کیلئے جدید لفٹ اور ہوادار پرائیویٹ کمروں کی سہولت

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ 047-6213944 047-6214499

ربوہ میں طلوع وغروب 18 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:18

حب جدوار ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

بلڈنگز برائے فروخت

دو عدد بلڈنگز 37/22، 4 دارالرحمت نزد اقصیٰ چوک برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔
03001992321
0014165245059

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com

نزد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ماڈرن ویزا ہیلپ لائن

U.N.O

کے کیسز کی تیاری کے لئے رابطہ کریں

تھائی لینڈ، ملیشیا، سنگاپور، چیک ریپبلک، کوسوو، البانیہ پولینڈ، مصر، چائنا، ہانگ کانگ، یو۔کے، امریکہ، کینیڈا اور آسٹریلیا

ان تمام ممالک کے ہر قسم کے ویزہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے، نیز IELTS کی تیاری کیلئے رابطہ کریں

یونائیٹڈ مارکیٹ بالمقابل سیون الیون بیکرز ربوہ

فون: 047-6211281 موبائل: 0334-6201286
Email:modernvisahelpline@gmail.com
maliksamarahmad@yahoo.com

FD-10